رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

الحکم

چہ گویم باتو کز کی چہا در قادیاں آمد | دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ

از عوام سے ۵ روپے

... عنٰے

... ہر ایک ...

... ۱۲

... دفتر الحکم

... کم آمدنی والے لوگوں سے ۳ روپے ۱۲

نمبر ۲۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۲۵ | جلد ۱۱

مدرسہ تعلیم الاسلام کیلئے چندہ وصول کرنے والے طلبا

مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۰ جون ۱۹۰۷ء سے موسم گرما کی تعطیلات کے لئے بند کیا گیا ہے۔ اور اب انشاء اللہ ۱ جولائی ۱۹۰۷ء کو کھلے گا۔ سکول کی ضروریات یوماً فیوماً اسقدر بڑھ رہی ہیں کہ مدت سے اس کے مستقل سرمایہ کا سوال پیش ہو رہا ہے۔ گر ہم اس کام کو پوری توجہ کرنے کے لئے ابھی کسی اور وقت اور موقع کے منتظر ہیں۔ مدرسہ کی جدید عمارت کے لئے جس میں ابھی صرف بورڈنگ ہوس ہی کے سوا کمرے تیار کئے جائیں گے اور وہی بیچ ہوں گے۔ سولہ ہزار روپیہ کی الگ ضرورت ہے اور اس صورت میں ہی سکول اور بورڈنگ ہوس جدا جدا ہو جاویں گے۔ ہم میں اور تمام احمدی یقین رکھتے ہیں کہ یہ کام ہو کر رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت اس کے مامور و مرسل نے اسکو اپنے ہاتھ سے شروع کیا ہے اور اس کی نوسالہ ترقی نے بتا دیا ہے کہ کسطرح یہ ہرا بھرا درخت بار آور ہو رہا ہے اور کس سرعت سے پھیل رہا ہے۔ ۱۸۹۸ء میں جو ایک پرائمری کی شکل میں کھلنے والا تھا۔ آج وہی نہیں کہ ہائی سکول ہے بلکہ تین مختلف مقامات پر اس کی شاخیں بھی کھل چکی ہیں اور ایسی شاخوں کے کھلنے کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ میرے دل سے پوچھو تو میں تو چاہتا ہوں کہ ہر قصبہ اور گاؤں میں تعلیم الاسلام کی شاخیں ہوں اور کم از کم ہر احمدی جماعت اسکی ایک ایک شاخ اپنے ہاں کھلوائے۔

جدید شاخوں کے کھلنے سے اخراجات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ اور لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ہی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسۃ تعلیم الاسلام سکول فی الحال قادیان دار الامان میں اس ابتدائی رنگ اور شکل میں کھولدیا گیا جسطرح بسم اللہ کر کے تعلیم الاسلام کا اجرا ہوا تھا۔ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام لڑکوں کی تعلیم کے انتظام سے کسی صورت میں کم نہیں بلکہ اس کے لئے زیادہ فکر اور توجہ درکار ہوگی۔ اور یہ ابتدائی مدرسہ جو لڑکیوں کے لئے کھولا گیا ہے تعلیم الاسلام سکول کی طرح خدا کے فضل سے تعلیم نسواں کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مرکزی مدرسہ ہوگا۔ اور مدرسہ انجمن کو جلد تر اس کے لئے بھی کسی بورڈنگ ہوس کا انتظام کرنا پڑے گا۔ ان تمام ضرورتوں اور حالتوں کو مد نظر رکھ کر قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور سمجھ کر ہمارا کام اس کو آگاہ اور متنبہ کرتے رہنا ہے اس لئے ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور قوم کا فرض ہے کہ وہ ان ضرورتوں کو محسوس کرکے ان سے تکفل کرے۔ ابتک جیسا کہ ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تعلیمی شعبہ کا ... عمارت کے اخراجات کو نکال کر ایک ہزار روپیہ ماہوار تک پہونچ گیا ہے اور اس کے لئے مستقل سرمایہ اور مستقل ... چندہ کی حاجت ہے۔ میری یہ رائے عرصہ سے ہے کہ قوم کے اہل اثر اور اہل علم و ذی وجاہت بزرگوں کا ایک وفد قوم کے پاس جاوے اور وہ قوم کو اسکی ضروریات سے آگاہ کرے اور اس مطلب کے لئے چندہ وصول کرے۔ اس سے صرف نہ یہی کہ ایک معقول سرمایہ بلکہ قومی شیرازہ زیادہ منضبط اور مستحکم ہو جاوے گا اور باقاعدہ جماعتیں قایم ہو جاویں گی۔ اس حالت میں مرکز کی جماعت ...

صدر انجمن احمدیہ کو جسے قومی ضروریات کے [illegible]
کا اب تو ایسا [illegible] ہو رہا ہے کہ [illegible] اور اس کا [illegible] اور کام منقسم ہو جائیگا
اور وہ قوم [illegible] کام کرنے کے لئے موقع اور [illegible]
نکلے گی۔

وقت کے [illegible] سوال ہو رہا ہے مجھ جیسی قوم کے چیدہ افراد
سے جب [illegible] کا فیصلہ کرنے کا موقع ملا ہے [illegible]
پسند کرتا ہے [illegible] تو وہ جانتا ہوں کہ اس کے متعلق [illegible]
ایک مشکل [illegible] مشکل ہے کہ ان بزرگان [illegible]
(جو دارالامان رہتے ہیں) کسی کا نکالنا مشکل نظر آتا ہے۔ اس لئے
کہ وہ پہلے ہی سے کام کے پیچھے استقدر [illegible] ہیں کہ خدا تعالیٰ کا
فضل ہی ہے کہ وہ اس قدر کام کر رہے ہیں [illegible] بعض بزرگ قوم میں
ایسے ہیں جو اگر ہمت کریں اور فرصت اور وقت نکالکر اس قومی خدمت
کے لئے نکلیں تو بہت کچھ فائدہ دیں خدا کے فضل سے توقع ہے [illegible]
بیں بیضرور رکھوں گا کہ گو مشکلات ہیں لیکن یہ کام ایسا ضروری ہے
کہ اب اس کو بہت پیچھے ڈالنا ضروری نہیں۔ اس وقت تو قوم کے متعلق
خصوصیت سے بحث کرنا میرا مقصد نہ تھا۔ یہ تو صرف حدیث دل [illegible]
کے طور پر ذکر ہو گیا۔ اور میں قومی ضروریات پر غور کرنے کا عادی [illegible]
کی وجہ سے اس سوال کو عموماً قوم کے سمجھدار افراد کے سامنے ذکر
کرتا رہتا ہوں اور بزرگان ملت کے حضور بھی گذارش کرتا ہوں۔ یہاں بھی
بیان کر دیا شاید کسی دل کو ٹھیس لگے اور اس مبارک تحریک [illegible]
جوش بھرے دل سے اٹھ کھڑا ہو اور میں بوجہ [illegible] تحریک [illegible] سعادت
مندی کا ثمرہ حاصل کر سکوں۔

اصل غرض اس مضمون کے لکھنے سے [illegible]
مدرسہ تعلیم الاسلام کے وظائف کا بہت [illegible]
[illegible] ہو چکا ہے۔ پچھلے اجلاس مجلس میں یہ قرار پایا تھا کہ مدرسہ کی
تعطیلات میں طلباء کو چندہ فراہم کرنے کے لئے [illegible]
ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک چٹھی [illegible] ذیل طلباء کو اس غرض
سے بھیجا ہے کہ وہ مدرسہ کے لئے چندہ کر کے لائیں۔ اس سے
یہی غرض نہیں کہ مدرسہ کے لئے ایک رقم جمع ہو جاوے گی بلکہ یہ غرض
اور مقصد یہی ہے کہ طلباء میں قومی ضروریات کا احساس اور قومی خدمات
کے لئے ایک جوش پیدا ہو۔ ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ اور بزرگان
ملت اپنی قوم سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ان نونہالان قوم کو ناامید
نہ کریں گے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کر کے ان کی ہمت بڑھائیں گے۔
طلباء کو چھپی ہوئی رسیدیں دی گئی ہیں جس کا ایک حصہ متعلقہ
پاس رہے گا اور دوسرا نصف طلباء یہاں آ کر صدر انجمن احمدیہ کے
خزانہ میں روپیہ کے ساتھ داخل کریں گے۔

اب میں وہ چٹھی جو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے طلباء کو دی
ہے مع ان طلباء [illegible] اس خدمت کے لئے نام رکھے
گئے ہیں ذیل میں درج کر دیتا ہوں اور ختم کرتے ہوئے پھر امید ظاہر
کرتا ہوں کہ قوم اپنے بچوں کو جو قومی گداگر ہو کر ان کے سامنے آتے
ہیں گوہر مراد سے لبریز دامن بھیجیں گے۔ اے نونہالان قوم! خدا
تمہارے ساتھ ہو۔ تمہارے جذبات میں قومی درد پیدا کرے
تم قوم اور آیندہ نسلوں کے لئے نیک نمونہ ہو اور اپنے مقاصد
میں بامراد واپس آؤ۔ آمین۔

بخدمت جناب [illegible] صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ ۸ جون سے ایک ماہ کے لئے [illegible] طلباء [illegible]
بند کیا گیا ہے اور لڑکے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں۔ بعض طلباء
کو کہا گیا ہے کہ جب گھر جائیں مدرسہ اور صدقات کے چندے جمع کر کے
لائیں۔ چنانچہ ایسے طلباء کو جن کو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہو
ایک چھپی ہوئی کتاب اپنے دستخط کے ساتھ دی ہے اور نیز رسید
بکیں دی گئی ہیں تاکہ جن سے چندہ وصول کریں ان کو رسید دیا کریں۔
امید ہے کہ احمدی بھائی ان طلباء کو چندہ کی فراہمی میں مدد
دیں گے۔ مندرجہ ذیل طلباء کو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہے

نمبر شمار	نام طالب علم	نام جماعت	سکونت
۱	خدا بخش	ہفتم ہائی	راولپنڈی و کیمل پور
۲	محمد رضا خاں و برادران	//	فیروز پور
۳	عبدالستار و محمد یحییٰ	اوّل مڈل	شاہ آباد
۴	احمد حسین	پنجم ہائی	بٹالہ
۵	غلام حسین	//	مردان پشاور
۶	فضل الدین	//	جہلم
۷	عبدالرحمٰن و محمد صادق	//	گجرات
۸	عبدالحق و برادران	//	بہاول پور
۹	عبدالمجید	ہشتم ہائی	انبالہ
۱۰	میاں محمد	//	سہارنپور و پٹیالہ
۱۱	قمر الدین	سپیشل کلاس	داتہ ضلع ہزارہ
۱۲	عبدالعزیز	سوم مڈل	ظفروال
۱۳	غلام قادر		سیالکوٹ
۱۴	محمد اسمٰعیل	ہشتم ہائی	گوجرانوالہ
۱۵	مستری عبدالرحمٰن	ہفتم ہائی	بھیرہ
۱۶	شیخ عبدالرحمٰن	نو مسلم	لاہور
۱۷	محمد صالح و الطاف حسین	پنجم پرائمری	//
۱۸	عبدالرحمٰن امرتسری	پنجم ہائی	امرتسر
۱۹	محمود	شاخ دینیات	علاقہ قادیان
۲۰	عبیداللہ	//	وزیر آباد
۲۱	گیلانی بخش	اوّل مڈل	سرگودھا
۲۲	احمد علی	پنجم پرائمری	کریام
۲۳	فخر الدین	پنجم ہائی	ملتان
۲۴	ولی اللہ	//	رعیہ

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

درخواست دعا

بابو عمر بخش صاحب سٹیشن ماسٹر بیری باندہ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ بچہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے طول عمر اور نیک بنا وے۔ آمین ثم آمین۔

آریہ سماج کی کشتی منجدھار میں

موجودہ پولیٹیکل ہلچل اور بے چینی سے ملک اور اہل ملک کو تو جو فائدہ یا نقصان پہونچنا تھا وہ پہنچ چکا۔ البتہ اس سے ایک بات صاف ظاہر ہو گئی ہے کہ گورنمنٹ کو ملک کی مختلف قوموں اور سوسائٹیوں کے خیالات وفاداری کے اندازہ کرنے کا اچھا خاصہ موقع مل گیا ہے۔

میں اس وقت اس امر کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ منطقی دلائل اور لمبی بحثوں سے کسی ایک یا دوسری سوسائٹی کے متعلق کوئی بحث کروں۔ بلکہ میرا منشاء اس وقت آریہ سماج کی حالت موجودہ پر نظر کرنے کا ہے اور اسے نہایت غور سے دیکھکر مجھے بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ

آریہ سماج کی کشتی بھنور میں ہے

میں اپنی جگہ یہی رائے رکھتا ہوں کہ آریہ سماج مذہبی نہیں بلکہ ملکی مجلس اور گروہ ہے یہ امر دیگر ہے کہ آریہ سماجی ڈیپوٹیشن ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کے حضور یہ ظاہر کرے کہ وہ ایک مذہبی جماعت ہے یا اس کے اغراض و مقاصد کا دائرہ ترقی تعلیم کے سوال تک محدود ہے مگر واقعات اس کے صریح خلاف ہیں وہ طالب علم جنہوں نے محض ایک کھیل کے موقعہ پر یورپین پروفیسروں پر حملہ کیا تھا اور جسکی بنا پر یونیورسٹی کو نوٹس لینا پڑا تھا وہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طالب علم تھے اور مختلف جگہ سے جو خبریں ہز آنر لاٹ صاحب پنجاب کو پہونچی ہیں وہ آریہ سماج کو بری نہیں کرتی ہیں تاہم ان سب باتوں کو اس وقت الگ رکھ کر ہمیں دیکھنا چاہیے کہ آریہ سماج کی موجودہ حالت کیا ہو رہی ہے یا یہ نظارہ واقعی قابل رحم اور درد انگیز ہے اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے اخبار پرکاش کی دوربین سے کام لیں وہ لکھتا ہے۔

کیا یہی حوصلہ تھا؟ دو ہفتہ سے ہمیں یہ دیکھکر حیرانی ہو رہی ہے کہ جہاں پہلے آریہ سماجک سماچار موصول ہوتی تھیں کہ ایک ہفتہ میں اس کا نکالنا مشکل ہو جاتا تھا وہاں اب اس قدر تھوڑی موصول ہوتی ہیں کہ اس کو درج کرتے ہوئے شرم آتی ہے مثال کے طور پر ہم نے تحریر اس ہفتہ صرف دو کارڈ موصول ہوئے ہیں۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ پنجاب کی آریہ سماج کس حالت میں ہے اگر اس کا کام صرف مذہبی پرچار اور اشاعت تعلیم ہوتی اور پولیٹیکل معاملہ سے اس کا کوئی واسطہ اور غرض نہ تھی تو پھر یہ حالت کیوں ہو گئی ہے۔ یہ کہنا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے کہ گورنمنٹ کے بعض حکام کی سخت گیریاں اس کا باعث ہیں جیسا کہ پرکاش بیان کرتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ آریہ سماج کو مذہب سے دلچسپی نہیں وہ تو ملکی گروہ ہے اور ملک گیری کا شوق رکھتا ہے یہ تو پہلا سین ہے جو پرکاش کی دوربین دکھاتی ہے۔ پھر دوسرا نظارہ ہمارے سامنے جو آتا ہے اس کے لئے پرکاش کا ایڈیٹر یوں ذکر کرتا ہے کیا اس اعلان کا یہی وقت تھا پنڈت گنپتی شرما نے (جو آریہ سماج میں ایک مشہور مباحثہ کرنیوالے ہیں) ست دھرم پرچارک میں اپنی صحت اور ناداری کیوجہ سے آئندہ دورہ نہ کرنیکا اعلان کیا ہے اس پر پرکاش ریمارک کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہم پنڈت جی سے بڑے ادب سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا اس اعلان کے لئے یہی وقت رہ گیا تھا۔۔۔ اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس امر کی کہ جو لوگ آریہ سماج کے لئے ہمت رکھتے ہیں اپنے آرام کو بالائے طاق رکھکر اور کسی قسم کی تکلیف کی پروا نہ کرتے ہوئے میدان میں نکل آویں وہ کام کرکے آریہ سماج کی لاج رکھ لیں اسوقت الگ ہو کر بیٹھنے کا وقت نہیں۔۔۔۔۔

ہم ان سے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیال کو صرف چند ماہ تک ملتوی کر دیں آریہ سماج کی اس آزمائش کے وقت سہایتا کریں اس کے بعد جو مناسب سمجھیں کام کا ڈھنگ اختیار کریں یہ وقت ایسا آن پہونچا ہے کہ افراد کی سستی یا بزدلی سے سوسائٹی کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے"۔ اس قسم کے ایک دو نہیں کئی نظارے پرکاش کے ذریعہ ہماری نظر سے گذرتے ہیں جنکو دیکھکر بے کس سماج کی حالت پر افسوس ہوتا ہے۔ کہ اب اسکی کشتی بھنور میں پھنس گئی ہے جہاں سے نکلنا کوئی آسان امر نہیں۔

یہ بالکل غلط اور سراسر خلاف واقعہ ہے کہ سماج کی یہ حالت گورنمنٹ کے کسی حکم یا حکام یا حکام کے طرز عمل سے پیدا ہوئی ہے اسلئے کہ آریہ سماج کا رویہ اور طرز عمل روز اول ہی سے ظاہر کر رہا تھا کہ یہ

بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی

آریہ سماج بحیثیت ایک مذہبی گروہ کے کبھی اور کسی حال میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا تھا اور نہیں ہو سکے گا۔ اور وہ خود اپنی طاقت کو سمجھتا تھا اسلئے اس نے مذہب کی آڑ میں وہ طریق اختیار کیا جو اس کے لئے اس روز بد کا موجب ہوا۔

بہرحال آریہ سماج اس وقت نزع کی حالت میں ہے اور اس کے ہمدردوں کے گھبرا جانے اور رونے والوں کی حالت اور بھی قابل رحم ہے میری رائے میں آریہ سماج جس لعنت کے نیچے آیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں اور راستباز نبیوں کی ہتک اور اہانت ہے اس کا وبال ہے جو اسپر پڑا ہے

وللہ در من قال۔

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا منہ ختم فنا بھی ہے

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے آپ کے اہل بیت اور خدام کی صحت بھی قوم کے لئے مسرت کا موجب ہے۔

۲۔ بزرگان ملت خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی مفوضہ خدمات دینی میں سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود انکی جزا ہو اور ان کی عمروں میں نفع رساں طوالت بخشے۔ (آمین)

۳۔ مسجد مبارک کی وسعت کا کام بڑے زور سے شروع ہے۔ نیچے کے منزل جہاں غالباً سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کا دفتر ہوگا بسرعت طیار ہو رہا ہے۔ مقبرہ بہشتی کے لئے تعمیر سڑک کا کام بہت جلد شروع ہونیوالا ہے۔ مسجد مبارک کا کام میرے مکرم بھائی منشی نور دین صاحب نقشہ نویس مختار بارک ماسٹری لائل پور کی زیر نگرانی ہو رہا ہے وہ تین مہینے کی رخصت لیکر یہاں آئے ہیں اور یہاں آتے ہی یہ مبارک خدمت انکی سپرد ہوئی۔

۴۔ موسمی حدت اور تمازت روز افزوں ہے ہفتہ زیر اشاعت میں ٹھنڈی دل آیا اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

بھیجنے والے کون صاحب ہیں؟

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۰۷ء کو ایک منی آرڈر مبلغ عہ کا میرے نام آیا ہے کوپن منی آرڈر پر گجراتی زبان میں مرسلہ کا نام لکھا گیا ہے۔ جو یہاں کسی سے نہیں

وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان کب تک خاموش رہیں گے؟

میں ایک سے زیادہ مرتبہ اس تحریک کو الحکم میں شائع کر چکا ہوں کہ جو نادار بے کس یتیم صدقات کے فنڈ بہت ہی کمزور حالت میں ہیں اس لئے اُن طلباء کی اعانت اور امداد کے لئے جو وٹرنری کالج میں تعلیم پاتے ہیں اور اپنے اخراجات ادا کرنے سے محض ناقابل ہیں احمدی وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ خدا اپنے بڑے بڑے فضل نازل کرے سید قاضی غلام حسین اور ڈاکٹر اشفاق علی پر کہ انھوں نے اس تحریک میں نہ صرف حصہ لینے کا وعدہ فرمایا بلکہ خود بڑے زور سے اس تحریک کو شروع کیا اور اپنے ہم عصر احمدی وٹرنری اسسٹنٹوں کو بطور خود اس کار خیر میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کیا ان کی تحریک ابھی تک بدستور جاری ہے اگرچہ اس وقت تک صرف پانچ بھائیوں نے اس فنڈ میں ایک ایک روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے اور ڈاکٹر علی احمد خان اور خود قاضی صاحب اور ڈاکٹر اشفاق علی صاحب نے اپنا اپنا ماہواری چندہ بھیج بھی دیا ہے۔ مگر یہ تو ابھی ناکافی اور ضرورت بدستور قائم ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ تحریک جو محض خدا کے لئے ہے ضرور کامیاب ہو جائے گی۔ اور خدا تعالیٰ ایسے سامان مہیا کر دیگا جو ان مشکلات سے نجات ملے لیکن مبارک ہونگے وہ وجود جو اس میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ مئی ۱۹۰۷ء کے وظائف سب کمیٹی صدقات ادا نہیں کر سکی اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ طالب علم جو محض یہاں کے وظائف پر گزارہ کر رہے ہیں کس قدر مشکلات میں ہونگے۔ اس لئے میں ایک بار پھر جمیع وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد اس فنڈ میں مستقل اور یکمشت رقوم بھیجیں۔ سوا اس کے فیس کے لئے جو ایک سو روپیہ اس سال دیا گیا ہے چونکہ وہ صدر زکوٰۃ سے بطور قرض ہے اس لئے اس رقم کو پورا کرنے کے یکمشت چندوں سے اس رقم کو جلد پورا کر دیا جاوے۔

اگر وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان ایک ایک مہینے کی تنخواہ اس فنڈ میں ایک سال کی اقساط میں دیدیں تو یہ فنڈ قوی ہو سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مکرر یاد دہانی کی حاجت نہ ہوگی بلکہ بہت جلد روپیہ بھیج دیا جاویگا۔ ہاں اگر وہ ایسے ہی عدیم الفرصت ہیں کہ انھیں منی آرڈر کرانے کی فرصت نہیں ہوتی تو پھر میں بذریعہ وی پی اُن سے روپیہ وصول کر لونگا بشرطیکہ ایک ہفتہ تک کسی کا جواب نہ آیا۔ کیونکہ پھر اس کے یہ معنے ہونگے کہ وہ مجھے اجازت دیتے ہیں۔ مئی کے وظائف ادا کرنے ہیں اور جون کی ۲۰ تک شاید یہ اخبار سب کے پاس پہنچے اس لئے مئی اور جون دونوں کے وظائف ادا کرنے ہوں گے۔

بار بار میں اس قضیہ کو دہرانا نامناسب سمجھتا ہوں جو کام آپ لوگوں نے کرنا ہے وہ آخر آپ ہی کے ذریعہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور نیکی اور بھلائی کے فرشتے آپ کے قلوب میں تحریک پیدا کریں آمین۔

کیا الحکم پولیٹیکل پرچہ بنا دیا گیا ہے؟

الحکم کے کئی ہزار ناظرین میں سے ایک معزز دوست بغیر نام الحکم کے بھیجے بحسب لکھتے ہیں کہ الحکم کو ان ایام میں بالکل پولیٹیکل پرچہ بنا دیا گیا ہے اور یہ انھیں ناپسند ہے ہر چند ایک ہی خط ہے جو مجھ کو ان پولیٹیکل پرچے بننے کے ایام میں پہنچا ہے تاہم میں اس کی قدر کرتا ہوں اس لحاظ سے کہ میرے مکرم بھائی کے جذبات قلبی اور روحانی ترقی کا اس سے پتہ لگتا ہے میں یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ الحکم کے مقاصد اور اغراض کیا ہیں اس کے لئے میں الحکم کے سب سے پہلے نمبر میں سے چند سطور یہاں درج کر دیتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ روز ازل سے الحکم نے جن اغراض کو مدنظر رکھا ہے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اُن سے الگ نہیں ہوا اس لئے وقتی ضرورتوں کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور اپنی قوم اور ملک کے لئے جو مفید سمجھتا اس پر بحث کرنا اپنا فرض اولیٰ یقین کرتا ہے۔

اس پہلے پرچہ میں میں نے لکھا تھا۔

”چونکہ تمام اصلاحوں اور حقیقی تہذیب کا سرچشمہ اور منبع الٰہی قانون اور خدائی تعلیم ہے اس لئے الحکم نے اپنا مشن پورا کرنے اور دنیا میں راستی اور سلامتی کی روح پھونکنے کے لئے اسی طریق کی اشاعت کا بھاری بوجھ اپنے سر لیا ہے عقل سلیم اور تجربہ صحیحہ نے جس طریق کو فطرت انسانی کے بالکل مطابق قرار دیا ہے وہ طریق اسلام ہے اس لئے الحکم اسلام ہی کا سچا خادم ہوگا اور اسلام کی زندہ برکات اور اس کے معارف و اسرار کا ذریعہ اس زمان قحط الرجال میں خود اس مقدس ذات نے اپنی عادت قدیم اور وعدہ صادق کے موافق حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ادام اللہ فیوضہم کو ٹھہرایا ہے لہٰذا ان کے مشن کی تبلیغ اور اشاعت الحکم کا مقدم کام ہوگا......

اس کا فرض ہوگا کہ وہ صلح اور سلامتی کی روح پھونکے اور تعصب ہٹ دھرمی۔ زود رنجی۔ غداری کے ناپاک بیج کو ضائع کرے۔ عام معاملات پر رائے زنی کرتا ہوا دیانت داری انصاف پسندی کو ہاتھ سے نہ دیگا۔“

یہ ہیں وہ مقاصد جن کو لیکر الحکم جاری ہوا تھا۔ پس جبکہ ملک میں عام بے چینی اور اضطراب پھیلانے اور جہلا کو بھڑکانے کے لئے شورہ پشت لوگوں نے ایک خطرناک راہ اختیار کی ہو ایسی حالت اور صورت میں الحکم کا یہی فرض ہے کہ وہ مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو اس راہ کی ہدایت کرے جو امن اور سلامتی کی راہ ہے اور چونکہ اس ہدایت کی اشاعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اغراض و مقاصد میں لازمی ہے۔ اس لئے الحکم نے پولیٹیکل رنگ اختیار کرنے میں ضرورت وقت کو سمجھنے میں غلطی نہیں کھائی۔ الحکم قوم کا خادم ہے اور معاً مشیر بھی اس لئے وہ جو قومی ضرورت سمجھتا ہے اُسے بیان کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر الحکم ان مضامین کی طرف توجہ بھی نہ کرتا تو بھی احمدی قوم خدا تعالیٰ کے فضل اور اپنے سید و مولا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور ہدایت کے موافق پہلے ہی سے ہر قسم کی شورشوں سے الگ اور بیزار ہے تاہم یہ سلسلہ کے اخبارات کا فرض ہے کہ وہ بار بار قوم کو اس کے فرائض سے آگاہ کرتے رہیں جہاں وہ حضرت اقدس علیہ السلام کے کلمات اور نصائح کو درج کر کے بار بار قوم کو روحانی ترقی کے اسباب اور ذرائع سے مطلع کرتے رہتے ہیں وہاں گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت اور وفاداری میں مضبوط اور ہر قسم کی مفسدانہ تحریکوں سے بیزاری کی ہدایت بھی اسی روحانی ترقی میں داخل ہے۔ اس لئے میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس تبدیلی میں الحکم اپنے مقاصد کے دائرہ سے الگ نہیں ہوا بلکہ اس نے اس دائرہ کے اندر ہی قدم رکھا ہے۔ اور اس طریق سے یقیناً اس نے ملک اور قوم کی ایک خاص خدمت کی ہے جو اس کا فرض تھا۔

میرا خیال نہیں یقین ہے کہ میرا عزیز بھائی میرے اس بیان سے فائدہ اٹھائیگا اور وہ تھوڑے دنوں کے بعد دیکھ لیگا کہ انشاء اللہ الحکم کی ترتیب کا وہی پہلو ہوگا جو تھا اس وقت بھی آفتاب وہی ہے مگر مطلع اور ہے اور شمع وہی ہے مگر فانوس دوسرا ہے جس سے تبدیلی ترتیب کا گمان گذر سکتا ہے۔ انما الاعمال بالنیات

باقاعدہ احمدی جماعتیں قائم کرنے کی تحریک

یہ تحریک جو الحکم میں عرصہ سے ہوتی چلی آئی ہے اور جسکو اب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ ضابطہ کے اندر لے آئے ہیں انھوں نے اخبارات اور خطوط کے ذریعہ مختلف جماعتوں کے قیام اور استحکام کی طرف توجہ کی ہے اور میرے لئے یہ خوشی اور اطمینان کا موجب ہے کہ سکرٹری صاحب کی توجہ موجب اثر پیدا کر رہی ہے۔

سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ کے متعلق دوسری جگہ ایک مضمون درج کیا گیا ہے امید ہے وہ دوسری جماعتوں کے لئے مفید تحریک ہوگا۔ ضلع جالندھر سے میرے عزیز اور مخترم بھائی میاں رحمت اللہ صاحب (جو ایک پرجوش اور مخلص احمدی ہے) نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ ضلع جالندھر کی احمدی جماعت کی مختلف مقامات پر باقاعدہ انجمنیں بنانے کی فکر میں ہیں اور چونکہ ضلع جالندھر کی صدر انجمن کا مقام ہوگا میں اس تجویز کو بہت پسند کرتا ہوں اور اُن کی یہ تجویز نہایت ہی مستحسن اور مفید ہے۔ ضلع جالندھر کی جماعتوں میں سے کریام - راہوں - بیرسیال - کریم پورہ - لنگر ہبہ وغیرہ کی جماعتیں اچھی اور بڑی جماعتیں ہیں اس کام میں میاں رحمت اللہ کو مدد دیں اور باقاعدہ رجسٹر طیار کئے جاویں۔ ہر جگہ کی انجمن اپنا تعلق بنگہ کی جماعت سے رکھے اور سب چندہ وہاں سے جمع ہو کر قادیان آجاوے۔ اس طرح پر قادیان میں جماعت بندی کا کام کم ہو جائیگا اور مطلب زیادہ وضاحت سے حاصل ہو سکیگا بہرحال میاں رحمت اللہ صاحب کو ضرور ہی مدد دینی چاہیے اور ہر جگہ انجمنیں قائم کی جاویں۔

اسی ضمن میں یہ ذکر فضول نہیں ہوگا کہ چونکہ اجیت سنگھ مشہور مفسد بانی تقریریں کرنے والا باشندہ ضلع جالندھر اور بنگہ ہی کے نواح کا رہنے والا تھا اس لئے میاں رحمت اللہ نے ضرورت وقت کو محسوس کر کے خاص بنگہ میں دو زبردست لیکچر دئے جن میں گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات کھول کر بیان کئے اور غلط افواہوں کی تردید کر کے موجودہ بے چینی سے الگ رہنے کی لوگوں کو ہدایت کی۔ سب انسپکٹر صاحب بنگہ جو ایک مستعد اور لائق آدمی ہیں۔ خود ان جلسوں میں موجود تھے یہ جلسے نہایت کامیابی سے ختم ہوئے۔ فی الحقیقت یہ امر ہمارے سید و مولیٰ امام کی خوشنودی کا موجب ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت میں سرگرمی دکھائیں اور ہر موقع پر عملی اظہار وفاداری کے لئے آمادہ رہیں۔

مختصر نوٹ

اہلحدیث جواب دے ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں ایک خبر یوں لکھی ہے "مظفر نگر سے ہے کہ سہارنپور میں ایک بدذات نے اپنی ماں کیسا تھ منہ کالا کیا۔ ایک حدیث کی تصدیق ہوگئی" اہلحدیث نے جو جملہ اپنی طرف سے خط واحدانی میں لکھا ہے اس کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ حدیث کس زمانہ سے متعلق ہے؟

آریوں کو بغاوت سے تعلق ہے

ہمنے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ایک آرٹیکل شائع کیا ہے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے حوالہ سے لکھنؤ کے معزز اخبار ہندوستانی نے ذیل کی خبر لکھی ہے کہ "نامہ نگار ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ لائل پور کے ایک مشنری نے تحریر بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ یہاں بکثرت آریہ ہیں اور بازاروں میں بغاوت کی گفتگو ہوتی ہے ڈپٹی کمشنر کو سر عام گالیاں دیجاتی ہیں انکا حکم ہے کہ لیڈیاں دیہات میں نہ جاویں بلکہ اپنے بنگلوں کے باہر نہ نکلیں" اس خبر کو پڑھکر کیا کوئی دانشمند یہی نتیجہ نہیں نکالیگا کہ موجودہ شورش آریوں کی شورش ہے۔

یکے وزد باشد دگر پردہ دار

اس مصرعہ کا مصداق پرکاش کا ایڈیٹر ہے جو غالباً آجکل بٹالہ میں براجتے ہیں اور وہاں رہکر اجیت سنگھ کے مشن کی آبیاری کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آجکل پرکاش کی جو حالت ہے وہ اسکے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ کن کن طریقوں سے آریوں کو ابھارا جاتا ہے اسکا ذکر تو میں الگ ایک مضمون میں کرونگا اسوقت مجھے اسکے اس ریمارک پر کچھ لکھنا ہے جو اُس نے ۱۱ جون سنہ ۱۹۰۷ء کے پرکاش میں ثناء اللہ امرتسری کی حمایت میں لکھا ہے اس میں آپ رقمطراز ہیں۔

"آجکل رعایا اور گورنمنٹ کے تعلقات بگڑ رہے ہیں بے اصولے لوگوں اور سوسائیٹیوں کو اپنا کینہ نکالنے کا اچھا موقعہ ہاتھ آگیا ہے اس موقعہ سے فایدہ اُٹھانیوالوں میں سب سے آگے مرزائی جماعت ہے جب میدان مباحثہ میں آریہ سماج سے نبرد آزما نہ ہوسکے تو آریہ سماج کو صفحہ ہستی سے اُڑا دینے کے لئے مرزائی جماعت نے گورنمنٹ کو آریہ سماج کے خلاف بھڑکانہ شروع کر دیا ہے۔"

یہ سطریں اس تمام دروغ بافی کا نتیجہ ہیں جو مدت دراز سے پرکاش میں آریہ کے ایمان لاتا ہوا اور جو بھائی چارہ کی کوشش ہمیشہ تیار رہنے کا دعویٰ اور مدد دینے کا فرزند بنتا ہے لیکن وہ لوگ جو موجودہ بے چینی کے اسباب اور واقعات سے ماہر ہیں اور جنھوں نے اس مضمون کو خوب مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ الزام احمدی جماعت پر لگایا ہے - وہ کہاں تک سچ ہے -

کیا مسٹر شیر سنگھ ایڈیٹر کی وہ تقریر جو انہوں نے آریہ سماج کے ڈیپوٹیشن کے جواب میں کی اس الزام کی بیہودگی کو ظاہر نہیں کرتی؟ اگر پنجاب کے کل ڈپٹی کمشنر مرزائی ہیں اور سلکے ذرایع واقفیت سب مرزائیوں کے ہاتھ میں ہیں تو شاید پرکاش کا یہ افترا کچھ وقعت رکھتا لیکن اگر ایسا نہیں تو پھر ان لوگوں سے جو گورنمنٹ کی اولاد کو اپنی اولاد صحیح اور صلبی یقین کرتے ہیں ایسے افترا کی شکایت شاید فضول ہو - آریہ سماج نے احمدیوں سے مباحثہ کیا کرنا تھا جبکہ آریہ سماج اور اسلام کا فیصلہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے امام و پیشوا اور حکم آریہ سماج کے مقابلہ کے مباہلہ کے بعد ہو چکا ہے اگر کوئی آریہ قلم اُٹھاتا اور منہ چڑاتا ہے تو اس کی بے حیائی ہے - اسپر بھی آریوں نے اپنی شوخی اور بیباکی سے اپنی نجاست ہی کا ثبوت دیا تو خدا تعالیٰ نے شبھ چنتک کے ایڈیٹر اور منیجر کی موت سے اسلام اور آرین ازم کا فیصلہ کر دیا گیا اور اگر پرکاش کے ایڈیٹر کو ابھی تک شبہ ہے کہ میدان آریوں کے ہاتھ میں ہے تو وہ الہ ملاوامل اور شرمپت رائے ساکنان قادیان سے اس رسالہ کا جواب شائع کرائے جو قادیان کے آریہ اور ہم کے نام سے شائع ہوا ہے -

بہرحال یہ مردہ مذہب زندہ اسلام کا مقابلہ کر سکے یہ تو امر محال ہے - آریوں نے اپنے طرز عمل سے جو کچھ ثابت کیا اُس نے زبردست فیصلوں کو اس نتیجہ پر پہنچایا جو بیباک ہو چکا ہے اس معاملہ میں احمدیوں کو کوسنا اور اُنکے ذمہ الزام دینا حماقت ہی نہیں بے حیائی بھی ہے جو پرکاش کے ایڈیٹر کو مبارک ہو وے -

پھر پرکاش کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ امرتسری کی حمایت کرتا ہی اور اس مضمون کیوجہ سے جو الحکم کی گذشتہ اشاعت میں بدخواہی سرکار کا نیا معلم کے عنوان سے شائع ہوا ہے گالیاں دیتا ہے پرکاش کے ایڈیٹر کا فی الحقیقت اس موقعہ پر فرض تھا کہ وہ ثناء اللہ کی حمایت اور ہمدردی کرتا کیونکہ ثناء اللہ نے لاجپت رای کیلئے آنسو بہائے تھے اسلئے ناشکری ہوتی اگر ثناء اللہ کی حمایت کا اظہار پرکاش نہ کرتا۔ لیکن ایک عجیب بات ہے جو مدعی گواہ حافظہ بیاشد پہلے تو پرکاش کا وکیل ایڈیٹر کہتا ہی کہ آریوں کے خلاف گورنمنٹ کو مرزائیوں نے بھڑکایا ہے اور اب ثناء اللہ کے معاملہ میں کہتا ہی کہ گورنمنٹ ان ناپاک کوششوں کو ضرور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہوگی۔

کلام ولی

(سینہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کی رباعیات)

علمی کہ ترا خود از مشکوٰۃ نبی است
یا رب کہ بود جلوۂ حق حاکم وقت
ولی کہ چو دیدی قدیم است دلدار
ای ما شوی از درس بود از وصف عاشق
دیدۂ ہست ہستہ ز اسباب غرور
در حاشیہ زندگی شوا خلق الفقر
مستی در دلہ شد طریق استادست
ور ذکر نفی جہت تحصیل کردن
خواہی کہ سے صرف محبت نوشی
دل را ز خیالات جہاں صرف کنی
در عشق تو از جہان جہاں بگذشتم
مقصود ز آن ہستی بجز وصل تو نیست
دائم دل من پیش تو حاضر باشد
در مذہب ما شرک جلی ست وجلی
دانی چہ بود سہل کثیر البرکات
تحصیل عدم بدان سینے مانع
خوش آنکہ بانوار و صور نگین ست
بنشو بدل وزنی خاطر خواہی
تحصیل عدم اگر ندانی کردن
این وارعنان رادوا بہ اقیب
آنانکہ ز او ناس بہ ہمہ رستند
فیض قدس از ہمہ ایشان ہیچو
آن ذات کہ از قید جہت بیرون است
ہر چند زان ذات نشانے دارد
ہر جا کہ شد مظہر آن یار عجیب
در لوح دل از ثبت کنی صورت او
تو شے کتابت احرف موصوف
شیشہ کر از توم قدم پیش نہاد
اثنا ... گر محبت ببری و دوری بحث تم
تاکی ... سنگ بو و شیوہ ست
تا کی بستہ بہ تعلق باشم
بوئی بہار سیر سازد با من رو و جہان
ثنا ... ولی ... جایش میتوان گفتن
دنیو ... شود ... پیوستہ دارد
شوید ار ول ما بالی ... و تاب او
خود باشید از ہمہ کثرت موہوم چون شنیم
انتہا ... قراق غ یا قسم ازنجا و غیرہ
چہ دیدم رو سے زیبائے تو جانا
بیا ساقی بدہ جامے شراب
ہمت نام خوش طبع وسیل نفس اگر باشد
نازک طبع عیار خود نیاید ہمے آید
بوسعت ... تعلق ورنہ گیرد

دانی کہ سیرابی ازاں تشنگی است
تابع شدن حکم خرد بولہبی است
منقل دل را تو خدا بہر باطن یا یار
وان فن دگر یا دگیر از اسرار
ذکرے کہ بود عاقل از انوا حضور
درواں انتہا ... سوے غفور
بے مست شدن کس نکشاد ست
شرط ست ز استاد طریقم یاد آید
باید کہ بتقابل علائق کوشی
چشم از صور جملہ عالم پوشی
وز ہر چہ بجز یاد تو زاں بگذشتم
اندر طلبت از دل و جان بگذشتم
چشم ہمہ بر خوب تو ناظر باشد
گر سوے دگر خطرۂ خاطر باشد
در مشرب اہل دل وجود و عدمات
در لفی خواطر در ستد جہات
زیرا کہ طہارت ز اصول دین ست
قوی ذریعہ وصولش این ست
باید نظر اہل فنا راجستن
و حکمت اہل دل نخواہی و بدل
بالمعہ انوار قدم پیوستند
دروازۂ فیض قدس ایشان بستند
از جیلہ اسیار صفت بیرون است
ہر چند ز تعیین جہت بیرون است
ظاہر شدہ از صورتش آثار عجیب
پیدا شود از لوح دل اسرار عجیب
جیسے بتلاوت اسمار معروف
گشت است باین معرفت ... مخفی
تا زمین ... سوے وطن باز روم
گو ہر سے از عدم سوے عدم باز روم
آمو سے از ختنم سوے ختن باز روم
شاہ ملکم سوے یمن باز روم
در کیفیت جوش شرابش میتوان گفتن
ور بیں تیز نگہا تو کہ بیش میتوان گفتن
نقوش عالم الکتابش میتوان گفتن
ز فیض معنی ما کتابش میتوان گفتن
چو احرام سرکوے تو بستم
ز تشویش وجود خویش رستم
کہ مخمور صبوحی وا الستم
مہر اہل محبت در دو عالم کار خبر باشد
درخت بیداد و ہم دائم ... ثمر باشد
اگر ... ز ... یا بے اثر باشد

صفائی طبع میخواہی ز صحبت دامن اندر کش
مزاج صاف طبعان را بجز غربت نمی سازد
صفا با خبث باطن نیز گاہے جمع میگردد
ہزار گردی مانع سوز دل است اہ نشیند

گر آب دوراں مردم ہمیشہ با صفا باشد
بکدر گردد و آب صاف چون یکجا وطن گیرد
بر روہا او صرا چون در و بنشیند تماشا کن
سیلے ... پست تیمم با طبش صافی نشد

ہندو مسلمانان راہوں کا مقدمہ

اس مقدمہ کی نسبت یہ بات خاص دلچسپی سے سنی جائے گی کہ اول اول ہندو تھانہ دار صاحب نے آٹھ مسلمانوں اور چند ہندوؤں کو ملزم گردانا اور گرفتار کیا تھا لیکن بعد میں جب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر نے موقعہ واردات پر پہونچکر تحقیقات کی تو مسلمان بے قصور پائے گئے اور ہندوؤں کا چالان کیا گیا ساتھ ہی یہ امر بھی خاص طور پر نوٹس لینے کے قابل ہے کہ ان ملزموں میں آریہ سماج راہوں کے پریذیڈنٹ صاحب سکریٹری صاحب اور کئی ممبر بھی شامل ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہز آنر سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب یا ... بہادر نے آریہ ڈیپوٹیشن سے فرمایا تھا کہ ہمیں تمام ڈپٹی کمشنروں کی طرف سے یہی رپورٹ ملی ہے کہ جہاں جہاں تمہاری سماجیں ہیں وہی مقامات فتنہ و فساد اور بدامنی کے مرکز ہیں"۔ اس وقت تو ڈیپوٹیشن کے ارکان نے باتیں بنا کے اس اعتراض کو ٹالدیا۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اب وہ ایسے واقعات کے ہوتے بھی ڈپٹی کمشنروں کی رپورٹوں کو غلط کہے جائیں گے اور کیا لالہ لاجپت رائے کے آریہ لیڈر ہوتے بھی انکو انکار ہے۔ جو اس وقت شورش کا سب سے بڑا سرغنہ قرار پاکر جلا وطن کیے جا چکے ہیں۔ اور کیا یہ فیکٹ نہیں کہ اجیت سنگھ جس کے سماجی ہونے سے آج آریہ کانوں پر ہاتھ دہرتے ہیں۔ مباحثوں میں سماج کیطرف سے سکھوں کے بالمقابل آگے کر دیا جاتا تھا۔ جیسے کہ مسلمانوں کے خلاف دہرمپال۔

مقدمہ ہذا سے متعلق ۸ ر جون تک تازہ ترین خبر یہ تھی کہ چالان کی لکا کہ تحقیقات میں لالہ بابو رام صاحب پریذیڈنٹ و نانک چند صاحب سکریٹری و لالہ جگن ناتھ و لالہ گوردا س رام ممبران آریہ سماج اس فساد کے بانی سیانی ثابت ہوئے۔ اسسٹنٹ کمشنر بہادر فرد جرم لگا کر جالندہر تشریف لے آئے ۲۷-۲۸ و ۲۹ مئی کو مفسدوں کیطرف سے گواہان صفائی پیش ہو ... اار جون کو فیصلہ سنایا جانیکو تہا۔

ہنگو میں غضب الٰہی

نامہ نگار آریہ ورلکھتا ہے کہ ہنگو ضلع کوہاٹ میں ایک روز انہی دنوں ۳ بجے کے بعد کیوقت مغرب سے ایک گھنگھور گھٹا آئی اور اس سے بجائے رحمت کے گویا الٰہی قہر کی بارش ہوئی جو وہ قہر کیا تھا۔ بعینہ مرغ کے برابر بڑے بڑے اولے تھے جو اس زور سے پڑ رہے تھے گویا فرشتوں کی ایک فوج مخلوق کو تباہ کرنے کی غرض سے ارادۃً پھینک رہی ہے چنانچہ اس شدید ژالہ باری نے باغات تباہ کر دیئے نقصان کا تا دم تحریر کوئی اندازہ نہو سکا تھا۔ بہت سے مویشی اور چرند پرند وغیرہ کھیتوں اور میدانوں میں مردہ پڑے پائے گئے۔ تمام سڑکوں اور راستوں پر سنگ مرمر کی گیندیں سی پڑی نظر آتی تہیں۔ اولوں سے سطح زمین مستور ہوگئی تھی اسی قسم کی ہولناک ژالہ باری کا ایک سال اور بھی کئی جگہ ہوئی ہے۔ بلکہ نواح دہلی کے بعض مقامات میں تو شاید پہلی مرتبہ بہت ہی بڑے بڑے اولے پڑے سنے گئے ہیں۔ کئی دانے ڈہائی ڈہائی پاؤ کے وزن ...

ویدک تعلیم واقعی عالمگیر نہیں ہے

ہم نے دیکھا ہے کہ سنہ ۶۴ مطابق ۱۶ اپریل سنہ ۱۹ء کے اخبار پرکاش لاہور میں زیر ستیوارتھ کالم ایک مضمون جس کا عنوان "ویدک تعلیم واقعی عالمگیر ہے" شائع ہوا ہے جو کسی صاحب "شرما" نامی نے لکھا ہے۔ چونکہ راقم مضمون نے ویدک تعلیم کے عالمگیر ثابت کرنے کے لئے وہ رویہ اختیار کیا ہے جو کہ ویدک تعلیم کے اصول میں داخل نہیں ہے بلکہ صریحاً اسکی تعلیم کے برخلاف ہے نیز یہ کہ ویدک تعلیم بموجب اوس کے مسلمہ اصول کے ہرگز ہرگز عالمگیر نہیں ہو سکتی اور شرما صاحب اسپر زور دیتے ہیں کہ ویدک تعلیم واقعی عالمگیر ہے اور اس کے ثبوت دینے وقت یہ ہرگز نہیں خیال کرتے کہ کہیں وہ ویدک اصول کے برخلاف تو نہیں کلام کر رہے ہیں۔ اسلئے ہم نے مناسب سمجھا کہ ویدک اصول کی چھان بین کر کے اس امر کی طرف ناظرین الحکم کی توجہ مبذول کریں کہ جو کچھ شرما صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہ محض غلط اور قطعاً بے بنیاد ہے یعنے اون کا یہ فرمانا کہ ویدک تعلیم واقعی عالمگیر ہے کسیطرح بھی قابل پذیرائی نہیں ہے اور کہ ویدک اصول کے بموجب بھی ثابت ہوتا ہے کہ ویدک تعلیم کو عالمگیر ہونے کا اقرار کرنیوالا سخت سے سخت غلطی کھاتا ہے نیز دوسروں کو بھی غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اب پہلے ہم وہ مقدمات بیان کرتے ہیں جن کی بنا پر سائل نے ویدک تعلیم کے عالمگیر ہونے سے انکار کیا تھا پھر اس کے بعد کچھ حصہ ان مقدمات کے اوس جواب کا لکھتے ہیں جو کہ شرما صاحب نے ویدک اصول کے خلاف بیان کر کے ویدک تعلیم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پیر مارے ہیں مگر باوجود اس سعی کے پھر بھی بعض اصول ایسے بیان کر دیئے ہیں کہ جن سے بموجب اون کی تحریر کے بھی ویدک تعلیم کے عالمگیر ہونے کا انکار کرنا پڑتا ہے جیسا کہ اس مضمون کو پڑھنے سے ثابت ہوگا۔ اور وہ مقدمات جنکی بنا پر ویدک تعلیم کے عالمگیر ہونے سے انکار کیا گیا تھا ہم صرف اس مقدمات درج کرنا ہی مناسب سمجھتے ہیں اور ایسے ہی صرف شرما صاحب کی تحریر کا کسیقدر حصہ اور ان مقدمات کی بنا پر جو کچھ اعتراض کیے گئے تھے اون کا لکھنا بخوف طول ہو جانے مضمون ہذا کے مناسب نہیں سمجھتے نیز اسوجہ سے کہ شرما صاحب کی تحریر سے اعتراضات کی ماہیت اچھی طرح معلوم ہو سکتی ہے۔

مقدمات یہ ہیں

(۱) عالمگیر مذہب کا ذاتی تقاضا ہوتا ہے کہ سب لوگ اسے قبول کریں
(۲) عالمگیر مذہب میں سب لوگوں کا حصہ مساوی ہوتا ہے یعنے سب لوگ اسکی ہدایتوں پر عمل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔
(۳) جو کام ایک مرد انسانی کرے دوسروں سے بھی ممکن ہے اگر کوئی مانع نہ ہو تو وقوع بھی ہو سکتا ہے۔
(۴) ممکن کے وقوع سے محال لازم نہیں آتا۔

ان میں سے دو موخر الذکر مقدمات کو شرما صاحب نے بغیر کسی تغیر و تبدل کے قبول کر لیا ہے مگر اول الذکر دو میں کسی قدر تبدیلی کی ہے یعنے مقدمہ اول کو اسطرح قبول کیا کہ عالمگیر مذہب کا تقاضا ہوتا ہے کہ سب مجھے قبول کریں بشرطیکہ لوگ آودیا سے بری ہوں۔ اور مقدمہ دوم کو ایک نوٹ کے ذریعہ ظاہر کیا ہے کہ آودیا کے اندر جہالت تعصب۔ کج فہمی۔ خود غرضی۔ نا اہلیت (دماغی و جسمانی)

وغیرہ بہت سے اصطلاحات شامل ہیں۔ اور پھر اسکی توضیح اس طرح کی ہے کہ یہ ایک مسلمہ عالمگیر اصول ہے کہ پرائی استری کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے اور عقل سلیم اس امر کی مقتضی ہے کہ اس اصول کو قبول کرے مگر شہوت کے غلام جنکی آنکھوں پر آودیا (جہالت) کا پردہ چھایا ہوا ہوتا ہے اس اصول کو قبول نہیں کرتے چنانچہ تجربہ میں آیا ہے کہ بعض لوگ یہاں تک گر جاتے ہیں کہ اپنے بیٹے تک کی عورت کو نہیں چھوڑتے ہیں۔

ہم۔ اگر یہ ایک مسلمہ عالمگیر اصول ہے کہ پرائی استری کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے اور عقل سلیم بھی اس امر کی مقتضی ہے کہ اس اصول کو قبول کرے اور کہ شہوت کے غلام جن کی آنکھوں پر آودیا کا پردہ چھایا ہوا ہوتا ہے اس اصول کو قبول نہیں کرتے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسئلہ نیوگ کا ایجاد کرنیوالا یا اس کو رواج دینے کا شائق ہرگز ہرگز ودوان نہیں ہو سکتا اور ایسی کتاب جس میں یہ تعلیم دیجاوے کہ اس حالت میں کہ لڑکا پیدا نہیں ہوتا یا صرف لڑکیاں ہوتی ہیں یا بسبب جوانی کے رہا نہیں جاتا مگر [illegible] دیا وں کی [illegible] نہیں ہو سکتی کیونکہ جیسا یہ ایک عالمگیر اصول [illegible] پرائی استری کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے جسکو کہ عقل سلیم [illegible] قبول کرتی ہے تو پھر کیونکر ایسی کتاب جس کی تعلیم کا منشا یہ صاف [illegible] کہ پرائی استری سے اولاد کے بہانہ سے [illegible] وہ قابل تسلیم ہو یا کہ عالمگیر ہونے کا حق رکھتی ہے اور یہ پرشوں سے لینے کے موجب نیز ستیارتھ پرکاش کی تحریر کے بموجب نیوگ ایک رسم ہے جو کہ ویدنے ظاہر کی ہے نیز اوس نے یہ بھی ظاہر کی ہے کہ نیوگ نہ کرنے اور اس کے روکنے سے پاپ ہوتا ہے یعنے جس کو نیوگ کرنے کرانے کی حاجت ہے مگر وہ نیوگ کرتا کراتا نہیں وہ سخت پاپی ہے جیسا کہ سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں تحریر فرماتے ہیں پس جب یہ ثابت ہو کہ یہ ایک عالمگیر اصول ہے کہ پرائی استری کی اچھیا (خواہش) نہیں کرنی چاہیئے جسکو کہ عقل سلیم بھی قبول کرتی ہے نیز پرائی استری کی خواہش کرنیوالے وہی پرش ہو سکتے ہیں جن کی آنکھوں پر آودیا کا پردہ چھایا ہوتا ہے تو کیوں نہ ہم قبول کریں کہ ویدک تعلیم آودیا سے بھی بھرپور ہے نیز عالمگیر ہونے سے بھی بری ہے جس کو کہ عقل سلیم ہی دکھلا دیتی ہے۔ شرما صاحب نے ہمارے خیال میں یہ ایک ایسا عجیب گر ویدک تعلیم کے پرکھنے کا بخش دیا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی خارجی دلائل کی حاجت نہیں ہے نیز اس سے یہ بھی خیال کرنیکا حق حاصل ہو جاتا ہے کہ گرو برہما یا چیلا ہو کیونکہ گرو کے نزدیک ایک فعل شبہ کرم اور موجب ثواب اور ترقی نسل کا ذریعہ ہے جس کے روکنے سے پاپ ہوتا ہے مگر چیلے کے نزدیک وہی فعل نہ صرف پاپی ہونے کا ذریعہ ہے بلکہ دوسرے کی عورت کی اچھیا (خواہش) کرنیوالے کو شہوت کا غلام اور اودیا بہر حال تسلیم کرنا چاہیئے جو کہ کسیطرح بھی عقل سلیم کے مطابق نہیں ہے نیز عالمگیر اصول کے بھی برخلاف ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ چونکہ عالمگیر اصول یہ ہے کہ کسی کی استری کی اچھیا (خواہش) نہیں کرنی چاہیئے اور عقل سلیم اس کو قبول کرتی ہے مگر وید حکم دیتا ہے کہ تم اولاد کا بہانہ کر کے نہ صرف ایک شخص کی استری کی اچھیا (خواہش) کرو بلکہ دس شخصوں کی استریوں کی باری باری سے اچھیا کرو۔ اور کہتا ہے کہ جو کوئی باوجود ضرورت کے دوسرے کی عورت کی

اس تبدیلی کے پیش شرما صاحب نے ان اعتراضات کی جواب [illegible] پیش کرکے مسائل [illegible] ویدک تعلیم کے عالمگیر ہونے سے انکار کیا تھا چنانچہ پہلے اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے شرما صاحب نے یوں لکھا [illegible] کی ہے پہلا اعتراض یہ ہے کہ ویدک تعلیم پر کاربند ہونے سے دنیا کا انتظام بگڑ جاتا ہے کیونکہ تمام لوگوں کے نیک کردار ہو جانے سے گائی اور گھوڑا وغیرہ جانور پیدا نہ ہوں گے تو پھر سواری اور دودھ وغیرہ کا انتظام نہ ہوسکیگا مگر یہ اعتراض محض غلط فہمی پر مبنی ہے اس کے اندر دو غلط فہمیاں ہیں ایک تو یہ کہ دنیا کے موجودہ انتظام کے سوائے دوسرا کوئی مکمل انتظام نہیں ہوسکتا اور دوسرے یہ کہ سواری اور دودھ کے [illegible] صرف گھوڑا اور گائے ہی ہیں اور کہ یہ اشیاء [illegible] سے ہم نہیں سوچ سکتیں [illegible] مولوی صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ خدا قادر مطلق ہے پس اگر اس نے سواری کے واسطے گھوڑا اور دودھ کے واسطے گائی کو نہ پیدا کیا ہوتا تو وہ سواری کے اور دودھ [illegible]

[illegible] مولوی صاحب کے قائل ہونے سے کیا بنتا ہے ؟ عجب عقل ہے ! سوال تو ویدک تعلیم کی نسبت اور ویدک عقائد کی نسبت پیش ہے مگر شرما صاحب آپ خواہ مخواہ مولوی صاحب کے عقائد کو [illegible] ڈالکر دھوکا دینا چاہتے ہیں دیکھنا تو یہ چاہئے تھا کہ آیا ویدک تعلیم خدا کے قادر مطلق ہونے کو بیان کرتی ہے کہ نہیں نہ یہ کہ دوسرے کا اعتقاد پیش کر کے اپنے عقائد کے سچے ثابت کرنے کے لئے طبع آزمائی کیا وے ؟ وید کی تعلیم کے رو سے پرمیشر ہرگز ہرگز ایسا قادر مطلق نہیں جیسا کہ مولوی صاحب یا دوسرے لوگ مسلم ہے جیسا کہ دیانند جی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۸۱ میں اس کی نسبت یوں تحریر فرماتے ہیں کہ جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم پانی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور اشیاء انکی طبعی صفت کو پرمیشر بھی پلٹ نہیں سکتا اور پرمیشر کے اصول سچے ہیں اس لئے ان میں تبدیلی نہیں پس سرب شکتی مان (قادر مطلق) کے معنے صرف اسی قدر ہیں

(بقیہ حاشیہ در حاشیہ) اگر پرمیشر طبعی صفت کو پلٹ نہیں سکتا تو اس سے ثابت ہوا کہ تناسخ غلط ہے کیونکہ جب ایک طرف تو یہ امر تسلیم شدہ آریہ سماج کے نزدیک ہے کہ پرمیشر نیست سے ہست نہیں کر سکتا دوسری طرف اقرار ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) انتہیا [illegible] وہ پالی ہوتا ہے یعنی جس کو نیوگ کی حاجت ہو اور وہ نیوگ کرے کرانے سے [illegible] وہ پاپی ہوتا ہے [illegible] شرما صاحب کے یہ ایسا کام ہے جو عالمگیر اصول ہو [illegible] سلیم کے خلاف ہے اور ایسا ہی یہ کام شہوت کے غلاموں کے لئے اور کسی کے لئے نہیں ہوسکتے کہ دوسرے کی استریوں کو اپنے قابو میں کرنے کی خواہش رکھتے ہوں اور وید نے یہ تعلیم دی ہے لہٰذا شرما صاحب کی تحریر نے ہی فیصلہ کر دیا کہ یہ عالمگیر اصول ہونے کے قابل نہیں ہے دوسرے [illegible] سلیم کے خلاف ہے تیسرے وہ کام صرف شہوت کے غلام کیا کرتے ہیں۔ بچہ جنے یہ عورتوں اور دیوتوں کا کام ہے [illegible] ہوا کہ ویدک تعلیم واقعی عالمگیر نہیں ہے۔ اور یہ ایک ایسی دلیل ہے جو شرما صاحب کے دماغ سے نکلی ہے اور جن دلائل سے ہم نے ویدک تعلیم کے عالمگیر ہونے کا تانا بانا اڑا دیا ہے وہ اصل مضمون میں ملاحظہ کرنا چاہئے۔ یہ تو ایک نوٹ تھا جو عرض کیا گیا۔ منہ

ہم ہوجاتے ہیں کہ جس کے واسطے دیگر انتظام یا بدائل کرسکتا تھا اور کر سکتا ہے مولوی صاحب تو [illegible] کہ اگر ان کی پیدائش سے پہلے گھوڑا اور گائے وغیرہ نہ ہوتا اور اگر [illegible] گاڑیاں اور ٹمٹمیاں کی خوراک دنیا میں ملتی ہوتی تو آج مولوی صاحب کو گھوڑے اور گائے کی وجہ دیگر ضرورت [illegible] ہی نہ ہوتی [illegible] دیں اور [illegible] کنا یہ امداد کو ان کی بدکرداری کی سزا ہی کافی تھی [illegible] بہت ادنیٰ کے وجود سے انسانوں کو فائدہ پہونچاتا ہی بادی النظر میں یہ تمام تحریر اعتراضات کافی جواب متصور ہو سکتی ہے مگر دیانند جی ویدک تعلیم کے اوراق کا مطالعہ کیا ہوا ہرگز ہرگز اس کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ یہ جواب دیانند کے عقائد کو مدنظر رکھکر دیئے گئے ہیں کیونکہ شرما صاحب کی تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ پرمیشر نے یہ تمام کام [illegible] ثابت کئے ہیں اور کہ وہ دوسرا کام بھی اسکے علاوہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے کہ وہ بموجب تحریر شرما صاحب کے

(بقیہ حاشیہ کالم اول) کہ پرمیشر کسی مدد کے بغیر اپنے سب کام پورے کرسکتا ہے۔ اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ پرمیشر دوسرے انتظام کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ ایک تو وہ نیست سے ہست کرنے کی طاقت نہیں رکھتا دوسرے طبعی صفت کو بدل نہیں سکتا تیسرے اس کا تجربہ نہیں ہے پس ویدک تعلیم کے بموجب یہی تین اول اعتراض وارد ہوتے ہیں تو کیونکر تسلیم کیا جاوے کہ ترک گناہ کی حالت میں دنیا کا انتظام کوئی اور ہونا پرمیشر سے ممکن ہے ؟ اجی شرما صاحب ! جب پرمیشر کے ایک طرف آپ نیست سے ہست کرنے کے قابل نہیں ہیں دوسری طرف ذرہ ذرہ کو معاملہ کی قوتوں طاقتوں استعدادوں کے از خود بننے انادی مانتے ہیں تیسری طرف یہ قائل ہیں کہ پرمیشر طبعی صفت کو پلٹنے کی طاقت نہیں رکھتا چوتھے اس کو منصف مانکر یہ جتلاتے ہیں کہ وہ کرموں کے انوسار ہی

(بقیہ حاشیہ در حاشیہ کالم ۱) کہ وہ ذاتی صفت یعنی طبعی صفت کو پلٹ نہیں سکتا تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی انسان حیوان نہیں بن سکتا اور نہ کوئی حیوان انسان ہو سکتا کیونکہ یہ انکی طبعی خاصیت کے سراسر خلاف ہے اور کہ انسانی اور حیوانی اطوار ایک دوسرے کے خلاف ہیں مثلاً انسان طبعاً صفائی کا خواہشمند ہے اور میل کچیل سے نفرت رکھتا مگر حیوان جیسے کہ سور میل کچیل سے بہت پیار کرتا ہے ایسا ہی کوا اور گدھ وغیرہ بھی بدبو سے محبت رکھتے ہیں اور [illegible] انکی راحت کا سامان سمجھکر اس کے گرد آ جمع ہوتے ہیں پس جب یہ اصول درست تسلیم کیا جاوے کہ طبعی صفت کو پرمیشر پلٹ نہیں سکتا تو یہ اصول کبھی نہیں مانا جا سکتا کہ کوئی انسان سور یا کوا یا گدھ اپنے گناہوں کی شامت اعمال سے بن سکتا ہے پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تناسخ غلط ہے نیز ایسی تعلیم محض غلط ہے اور ہرگز ہرگز عالمگیر نہیں ہے۔ منہ

[illegible] عجیب ڈھکوسلے شاہی مذہب ہے ! کہیں تو اقرار ہے کہ پرمیشر نیست سے ہست نہیں کر سکتا کہیں اقرار ہے کہ پرمیشر بغیر امداد غیری اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے جب وہ بغیر کسی کی امداد کے اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے تو مادہ اور روحوں کے انادی ماننے کی کیا ضرورت پڑی تھی نیز جب وہ نیست سے ہست کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو بغیر امداد غیری اپنے سب کام کرنے کے کیا معنے ہوئے ؟ ایسا ہی اوس کو اپنی پرمیشری چلانے کی خاطر دلال کی ضرورت ہی کیا تھی ؟ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود اس اقرار کے کہ پرمیشر نیست سے ہست نہیں کر سکتا اور کہ اپنی طاقت سے پرمیشر کبھی کسی طبعی صفت کو پلٹ نہیں سکتا کسی طرح بلا امداد غیری اپنے کام کے لئے تسلیم کیا جا سکتا ہے [illegible] کہ وہ ایک جیوتی بنا نے کے [illegible]

قادر مطلق ہے مگر ویدک تعلیم کے رو سے وہ چونکہ قادر مطلق نہیں اور نہ اس کا کچھ اقتدار ہے بلکہ وہ نیست سے ہست کرنے سے بھی معذور ہے اور کہ ذاتی خاصیت کو پلٹنے سے مجبور ہے تو اس حالت میں کیسے تسلیم کیا جاوے کہ موجودہ انتظام بہ نظر کفایت کیا گیا کیونکہ کفایت شعاری ہی اختیار کرنا اوسی کے لئے ممکن ہے جو کہ خود بھی اختیار اور قدرت رکھتا ہو نہ یہ کہ دوسروں کے سہارے اپنے اختیار چلا کر کفایت شعار بننے کا دعویدار ہو اب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ انتظام گائے گھوڑا وغیرہ کا بہ نظر کفایت نہیں کیا گیا بلکہ ... مجبوری کیا گیا اور یہ نکالتے ہیں کہ ویدک تعلیم کے بموجب گھوڑے گائیں وغیرہ کے وجود انسانوں کی فلاح و بہبود کے لحاظ سے نہیں بنائے گئے بلکہ محض گناہوں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے جو گائے اور گھوڑے وغیرہ کے وجود نظر آتے ہیں اور کہ اگر گناہوں کا وجود دنیا سے معدوم ہو جاوے تو ساتھ ہی اس کے گائے گھوڑا بکری پرند سبزی کا بلکہ ... معدوم ہو جاویں اور پرمیشر کی پیشری کا دلیل میوہ جات وغیرہ بھی

کل جاوے کیونکہ بقول ویدک تعلیم وہ اس قسم کا پرمیشر ہے کہ دنیا و مافیہا اس نے نہ تو ارادے سے پیدا ہوئے ہیں اور نہ وہ اپنے ارادے سے کچھ پیدا کر سکتا ہے اور یہ اصول دیانندی پنتھ کے نزدیک مسلم ہے کہ پرمیشر نیست سے ہست کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ یہ طاقت رکھتا ہے کہ کسی کی ذاتی خاصیت کو پلٹ دے اور اگر ...... ہو سپ کر ایسا کرے تب بھی آریہ صاحبان گن اپنے اوس کے سیاہ ... ہیں کہ ستیارتھ پرکاش ... دکھلا کر ان الفاظ کے ذریعہ کہ جو سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہ حق اور جو سلسلہ کائنات کے مخالف ہو وہ باطل ہے" اس کی تردید کر دیتے ہیں پھر کون ایسا دل گردہ والا ہے کہ مہاشہ ... جی کی ... پرمیشر دودھ وسواری ہم پہنچانے کے مصداق سے تسلیم کرے کہ پرمیشر دودھ وسواری ہم پہنچانے کے واسطے دیگر انتظام یا سامان کر سکتا تھا اور کر سکتا ہے آجی مہاشہ صاحب کہاں سے کر سکتا ہے؟ اور کیسے کر سکتا ہے ذرا ویدک تعلیم کو مد نظر رکھ کر جواب تو دیں کہ ایسا پرمیشر جس کی شکل آپ نے یہ پیش کی ہے کہ (۲) وہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بدل دیتا ہے تو پھر کس سوندرتے کسی اور انتظام ذکر کرنے پر اس کا اقتدار بیان کرتے ہیں؟ کیا وہ انصاف کا ... کر کے دوسرا انتظام کرے گا؟ یا طبعی صفت میں دخل در معقولات دیکر؟ یا وہ کیسے انتظام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ ذرا کھول کر بیان تو فرما دیں کہ وہ دوسرا انتظام کرتا ہے جو کیسے گا اور کس طاقت سے کریگا جبکہ وہ بقول تمہارے ذرا ذرا سی بات پر بھی حاوی نہیں ہے؟ ہر ایک شخص ان اصولوں کو نظر رکھکر یہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ پرمیشر سے کسی دوسرے انتظام کی تمنا رکھنی ... سخت درجہ کی بیوقوفی پر دال ہے بس ان اصولوں ... کیا ویدک تعلیم عالمگیر ہونے کا حق رکھتی ہے؟ ہر ایک منصف مزاج یہی کہہ سکتا ہے کہ ہرگز ہرگز نہیں لہذا صاف ظاہر ہے کہ اگر گناہ ترک کر دیئے جاویں تو اس صورت میں ... خواہ وہ گناہ جن کے کرنے سے غذا وغیرہ تیار ہوتی ہے ... گویا فاک دوسرا انتظام پرمیشر کر سکتا ہے؟ جس کی امید ... ہو اگر ویدک تعلیم دائمی عالمگیر نہیں ہے جس سے پرمیشر کا اختیار اپنے ... بیان ہے کہ اس کا وجود اور عدم وجود برابر ہے۔ منہ

نیست سے ہست نہیں کر سکتا (ب) وہ طبعی صفت کو پلٹ نہیں سکتا (ج) وہ سلسلہ کائنات کے برخلاف نہیں کر سکتا۔ (د) وہ گناہ معاف نہیں کر سکتا (ہ) وہ کسی پر رحم کر کے اپنے پاس سے بطور احسان کے کچھ نہیں دے سکتا اور نہ اعمال کے بغیر کچھ دینے کا حق رکھتا ہے۔ تو کیسے مان لیا جاوے کہ کچھ اور انتظام کی قابلیت رکھتا ہے آپ کا یہ فرمانا تو بیشک قابل تعریف ہے کہ قادر مطلق خدا کی نسبت ایسا خیال رکھنا کفر سے کم نہیں ہے کہ وہ موجودہ انتظام کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا اجی مہاشہ صاحب! ہم نے تو پہلے تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کے سوامی جی بڑے کافر ہے اور ایسے ہی وہ ویدک تعلیم جن کو سوامی جی نے پیش کیا ہے سراسر کفریات کا ذخیرہ ہے کہ جس میں پرمیشر کو کمزور ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ اپنے ارادے سے ایک تنکا بھی نہیں توڑ سکتا! ہمارے نزدیک تو گائے کی بجائے دودھ کا دوسرا کیا بلکہ تیسرا چوتھا انتظام ہو جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس اور یقینی ہے ایسا ہی گھوڑے کی بجائے موٹر گاڑی یا بائیسکل ریل یا کسی دوسری سواری کا ہو جانا بھی یقینی امر ہے کیونکہ ہم نے جس خدا کو قبول کیا ہے وہ "فعال لما یرید" ہے یعنی جو چاہتا ہے کر لیتا ہے اور کہ جسقدر چیزیں نظر آتی ہیں یا جسقدر چیز و غیر نظر ... جسم سکتی وغیرہ وغیرہ کل اشیاء معہ اپنی قوتوں طاقتوں استعدادوں اور کششوں کے مخلوق ہیں جنہیں اوسی بیچون و بیچگون ہستی نے پیدا کیا ہے اور جسقدر نعمتیں ہم کو مل رہی ہیں ... اوسی قادر خدا نے اپنی محض عنایات ازلی سے عطا کی ہیں جیسے گھوڑے سواری کے لئے اور گائے دودھ کے لئے اور گائے کا گوشت کھانے کے لئے چمڑہ جوتی بنانے کیلئے ... اسلئے ہمارے نزدیک ان کے علاوہ دوسرا انتظام بھی شامل ہے مگر آپ کے نزدیک و سر خدا تعالیٰ کے نزدیک کر دینا بہت ہی سہل کام ہے مگر آپ کے نزدیک کوئی انتظام کرنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ تمہارا اسلامیہ پرمیشر نیست سے ہست نہیں کر سکتا اور نہ کسی کی طبعی خاصیت کو بدل سکتا ہے اور نہ سلسلہ کائنات کے خلاف کوئی دوسرا انتظام کر سکتا ہے بوجہ موٹر گاڑی کا سواری کے لئے اور کیمیائی خوراک کا ہونا بہت مشکل ہے ہمارے یقین کی تائید القادر خدا نے موٹر گاڑیاں اور بائیسکل فوڈ پیدا کر کے بھی دکھلا دی ہے جس سے کہ باوجودیکہ آپکے دیانندی عقائد کے بخیے ادھڑ گئے پھر بھی خواہ مخواہ آپ لوگ وید ست وید یا ... کی پینٹنگ بنا کر اسکی تعلیم کو عالمگیر ہونے پر زور دے رہے ہیں حالانکہ ویدک تعلیم اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ وہ ہرگز ہرگز عالمگیر ہونے کا حق نہیں رکھتی اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے آدمیوں کی گھڑی ہوئی ہے کہ جنکو معرفت الٰہی سے مطلق حصہ نہیں ملا اور انہوں نے انسانی کمزوریوں پر قیاس کر کے پرمیشر کی ایسی تصویر کھینچ دی کہ جسکو دیکھکر کبھی بھی یقین نہیں آ سکتا کہ ایسی کمزوریاں رکھنے والی ہستی پرمیشری کی کرسی کے لائق ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ پرمیشر نیست سے ہست نہیں کر سکتا اور نہ سلسلہ کائنات کے برخلاف کر سکتا ہے اور نہ طبعی خاصیت کو بدل سکتا ہے اور نہ اعمال کے بدوں کچھ نیکی و بدی کا ثمرہ عطا کر سکتا ہے پھر کس بنا پر اس سے کسی اور انتظام کی امید رکھی جاتی ہے؟ ویدک تعلیم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ ہے وہی اپنے گناہوں اور شامت اعمال سے ادل بدل کر کچھ کا کچھ بنتا رہتا ہے یا برائے نام نہاد پرمیشر اون کو ادہر سے اودہر اور اودہر سے ادہر کرتا رہتا ہے بغیر اسکے کہ وہ منصف ہو اور ہر ایک کی کرتوت کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وہ دل اور روح کا محتاج جو کہ یہی ذات صفات ... میں اوس سے ... ہیں تو کیونکر مانا جاوے کہ وہ ... وغیرہ دے ... کام کر ... ماں کھلا سکتا اوس کو ...

... کہلا سکتا اس کو حق حاصل ہو گیا ہے؟ کیا ان تمام امور سے ظاہر نہیں ہوتا کہ پرمیشر کی نسبت ایسے عقائد پھیلانیوالی تعلیم ہرگز ہرگز عالمگیر نہیں ہو سکتی؟ اور کہ ایسے ویدک تعلیم واقعی عالمگیر نہیں ہے؟ منہ

پھل اُس کو ... فرض ہیں اس لئے وہ کسی کے نزدیک گناہ پیدا ہونے
سے نہیں ہو سکتے اب کا نتیجہ کیا ہے ۔ گھوڑا ۔ بکری ۔ اونٹ ۔ درخت پھول
سبھی کے اگر کہا جاوے کہ وہ محض انتظام کی خاطر ایسا کر سکتا ہے
پھل ... تو وہ ظالم و سفاک ہے جو جبر سے کام لیتا ہے اور یہ بھی
خیال کرنا پڑیگا کہ ... بعض ... بھی محض انتظام کی
خاطر کرانا ہوگا ... عمل و انصاف ناک میں پایا جاتا ہے اور
بڑا ہر ہے کہ گائے ۔ گھوڑا ۔ اونٹ ۔ بکری ۔ بھیڑ ۔ سبزہ کے پودے ۔
مثلاً سبھی ۔ پالک ۔ خرفہ ۔ دھنیا ۔ سویا ۔ سونف ۔ گنے ۔ پیاز ۔ لہسن
... مولی ۔ شلغم ۔ گیہوں ۔ چنا ۔ مکی ۔ کپاس ۔ جوار ۔ انجیر ۔ انار
ہی آم ۔ امرود ۔ کیلا ۔ اخروٹ ۔ سیب کشمیری ۔ آلوچہ ۔ ناریل وغیرہ
ایسا ہی بیلا ۔ چنبیلی ۔ سوسن ۔ نرگس ۔ گینڈا ۔ گلاب یاسمن ۔ بلکہ شجر کو لاد
پھر بھی ... گناہ پر معدوم ہو جائینگے ۔ کیونکہ یہ تمام بقول دیانندجی
بذریعہ جسم کی ... دوسرے کی عورت سے مباشرت کرنے سے پائیا
آدمیوں کو قتل کرنے کے جرم میں پیدا کیے جاتے ہیں ۔ پس اگر ایسا موقعہ
آجاوے کہ تمام نیک ... بن کر انسانی اور خصوصاً مردوں کی
جون دھارن کرلیں تو نہ تو اُن کی پوشش کا انتظام ہو سکیگا اور
نہ خوراک اور سواری کا اور نہ فطرتی قویٰ کو عمل استعمال کرنے کا اگر کہا
جاوے کہ کیمیائی خوراک ہو سکتی ہے تو کیمیا کی خوراک ہونا بھی ناممکن
ہے کیونکہ کیمیائی خوراک بھی اکثر جڑی بوٹی سے بنتی ہے جب جڑی
بوٹی کے پیدا ہونے کا مصالح یعنے گناہ ہی نہ رہیں تو وہ کہاں سے
آویگی ۔ ایسا ہی گھوڑے کے بجائے موٹر گاڑی کے وجود کا ہونا
مشکل ہے ۔ کیونکہ موٹر گاڑی سپرٹ ... کے بغیر چل نہیں سکتی اور
سپرٹ درخت سے پیدا ہوتی ہے جب درخت پیدا ہونے ...
ہے تو سپرٹ کہاں سے آویگی جو موٹر گاڑی چلیگی پس ... ویدک
تعلیم ... سخت مشکلات کا سامان ہونا ممکن ہے ۔ اور
یہ ظاہر ہے کہ فطرت انسانی کے لئے بھوک پیاس کا لگنا اور اس کے
لئے غذا کا ہونا نہایت ضروری ہے اور بغیر ان ضروریات کے اُسکا
جینا ... دشوار ہے ۔ ایسا ہی اُس کی فطرت سے یہ
بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے لئے ایک بیوی ضرور ہو اور ... قویٰ
بھی ... ایسا ہی جذبات بھی اور یہ تمام بقول دیانندجی
ویدک تعلیم ازلی ابدی ہیں جو کہ کسی طرح بھی اُس کے وجود سے
الگ نہیں ہو سکتے ۔ پس اگر گناہ کا سلسلہ کسی وقت بند ہو جاوے
تو انسانی ہستی معرض خطر میں پڑ جاویگی ۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے

کہ ویدک تعلیم واقعی عالمگیر نہیں ہے ۔ فقط

(خاکسار محمد حسین احمدی از لاہور چھاؤنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیاء موتیٰ

مجھے ایک بزرگ ملت کی اس بات کا کیا ہی لطف آیا کہ انبیاء
کے بھی معجزوں یا حالات کی سمجھ نہ آوے ان کا مطالعہ آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات برکات کے حالات میں کرنا چاہیے ۔
... سید الرسل کی ۔ جو بات زیادہ تدبر کو چاہتی ہے ۔ وہ
جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حالات سے کھل سکتی ہے ۔ میں نے
اسی اصل سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے ۔ اصل میں تمام انبیاء سلف
کے معجزوں کی خلیفۃ اللہ علی الارض میں نظیر مل سکتی ہے ۔ سلف
احیاء موتیٰ ایسا معجزہ تھا ۔ کہ ایک طرف جب انہ یحیی الموتی
پڑھتے اور دوسری طرف
تو علماء اس کے متعلق کئی تاویلیں کرتے ۔ حالانکہ یہ بات
بالکل صاف تھی کہ حقیقی مُردے رجوع الی الدنیا کریں یہ بالکل
ممکن نہیں ۔ ہاں ۔ مُردہ دل یا قریب المرگ یا ایسے مرض سے مریض
جن کا انجام موت یقینی طور سے ہوتا ہے ۔ زندہ دل صحت یاب
ہو جاتے ۔ چنانچہ ہم اس کا نمونہ اپنے مسیح علیہ السلام میں بھی
دیکھتے ہیں ۔ اگرچہ ہزاروں مثالیں موجود ہیں مگر آپ بیتی ہی
کہوں گا ۔ میرے عزیز نوجوان بھائی کو طاعون ہو گیا ۔ عین ان
ایام میں جبکہ اس گاؤں میں طاعون کا زور تھا ۔ اتفاق سے کوئی
طبیب معالج بھی نہ تھا ۔ نہ کوئی عمدہ دوائی مل سکتی اس بے سرو
سامانی کی حالت میں محض دعائے حضرت مسیح موعود سے جو آپ نے
بڑی مہربانی سے اس عاجز کی گذارشوں کو قبول فرما کر کی صحت
ہو گئی ۔ عزیز انتہائی حالت کو پہنچ چکا تھا ۔ چنانچہ ان خطوط کے
ملاحظہ سے کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے ۔ جو گھر سے میرے نام
آئے ۔ بعض کا خلاصہ حسب ذیل ہے ۔

یکم مئی ... نوجوان نور نے جو کچھ اُٹھ اُٹھ کر باہر نکلنے کے لیے
کہتے ہیں ... آیا ہم مصیبت زدوں غم کے ماروں سے اتنا نوجوان تھا
نہیں رہ سکتا ۔ ایک ایک منٹ کے بعد نیچے گر پڑتا ہے آنکھیں
خوف ناک نکالتا ہے دل سخت دہل رہے ہیں امید موقوف ہو گئی
بھائی کو دیکھنا ہے تو ایک رات آجاؤ ۔

۴ مئی ۔ آنکھیں کھلی ۔ بیہوشی سے مجنون ۔ تپ شدید ۔ خون آتا
ہے ۔ ورم جگر تک اور پیر زانوؤں تک ۔ درد شدید ۔ اعضاء بول
و براز تک متورم ہیں ۔ مرسلہ احمدی خاتون ...

جب یہ حالت عرض کی گئی تو حضور نے نیازمند کو مفصلہ ذیل جواب لکھا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ دعا تو پنج وقت کی جاتی ہے پھر بہت
دعا کروں گا ۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اُس وقت سنت اللہ
کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہرحال دعا کروں گا ۔ آج تہجد اور
صبح کے وقت بہت دعا کی تھی ۔ مگر یہ وقت امتحان ایمان کا
وقت ہے بہت مضبوطی سے خدا پر بھروسہ رکھیں اور
خود بھی دعا کرتا رہو ۔ مرزا غلام احمد

اب آپ غور کر سکتے ہیں کہ ایسی حالت سے بچنا ایک خارق
عادت امر ہے پس ہم کیوں نہ اسے سچا مسیح تسلیم کریں اور پھر
بروز محمدیہ ماننے میں بھلا کیا تامل ہو سکتا ہے جبکہ وہی اخلاق
تیرہ سو برس کے بعد اب اس مبارک وجود میں دیکھنے میں آتے ہیں
چنانچہ ان پریشانی کے دنوں میں مجھے حضرت مامور من اللہ کی
خاص رحمت و شفقت کا جو تجربہ ہوا اس سے میرا ایمان دوچند
ہو گیا ۔ میں اُن ملاقات کو کس طرح بھول سکتا ہوں کہ میں باوجود
شدت محبت کے جو مجھے حضرت رسالتمآب سے ... اپنی گناہوں
خطاؤں سیہ کاریوں کی ندامت سے اکثر ایک کونے میں الگ
کھڑا ہوتا ۔ مگر حضور کی جب نظر پڑتی تو ... ہوتے ۔ کہتے
آپ کے بھائی کا کیا حال ہے ان ... زندگی بخش کلام
کا سرور ابھی تک میری روح میں باقی ہے اور انشاء اللہ باقی

پڑھا تھا۔
رہے گا۔ میں نے رسول مقبول کی صفت میں "عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم"۔ مگر خدائے یگانہ وبرتر کی قسم کہ اس کا عملی نمونہ اور رنگ جو مجھے معلوم ہوا وہ دار الامان میں

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ بعض احمدی کیوں طاعون سے مرے۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے پاس نظیر موجود ہے خدا تو نبی کریم صلعم کی معرفت عذاب کا وعدہ دیتا رہا۔ چنانچہ فرمایا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض کہ وہ قادر ہے کہ آسمان و زمین سے کوئی عذاب بھیجے۔ یا تمہارے دو گروہ ہوں اور اس کی لڑائی ہی عذاب کی صورت میں ظاہر ہو۔ پھر قل لکم میعاد یوم فرما کر ایک سال کی میعاد مقرر کر دی۔ آخر جنگ بدر عذاب کی صورت میں پیش آئی۔ سب جانتے ہیں کہ اس میں کئی عزیز صحابی بلکہ اقربا آنحضرت صلعم شہید ہوئے تو اب کیا کہیں کہ وہ کیوں عذاب میں گرفتار ہوئے۔

اصل بات یہ ہے کہ امور کا اعتبار بلحاظ خواتیم ہوتا ہے۔ جب آخر کامیابی فرقہ حقہ کو ہوئی۔ تو ان کے مردوں کو مردہ نہ سمجھا گیا بلکہ انہیں زندہ کہا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء۔ یہ کیوں اس لئے کہ جب ایک قوم میں سے کثیر گروہ ہلاک ہو گیا اور باقی میں سے اکثر اسلام لے آئے اور ادھر سے صرف چند آدمی شہید ہوئے۔ تو انہیں زندہ ہی کہنا چاہیے اسی طرح ہم احمدیوں اور دوسروں میں خدا کے فضل سے ہر جگہ ایک امتیاز رکھا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مرتا بھی ہے تو تخصیص و تطہیر کے لئے اور اسے شہید کہنا چاہیے۔ بہتر تھا کہ یہ لوگ بجائے ایسے ایسے بودے اعتراضوں کے طاعون کی خوفناک ترقی سے عبرت پکڑتے یا چند سالوں میں کئی لاکھ انسانوں کا ہلاک ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں خصوصاً جبکہ یہ سب کچھ پیشگوئی کے ماتحت ہوا۔ دیکھو براہین احمدیہ کے الہامات ۔ ستمبر ۹۸ء کا اشتہار فرشتوں کے پودے لگانے والا۔ ۔ستمبر ۱۹۰۵ء کا کشتی نوح۔ الوصیت میں کہ موتا موتی لگ رہی ہے اور عنقریب پیشگوئی۔ اور توبہ کرو۔ کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکا ہوا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تا وہ اپنی قدرتوں کا قہری نمونہ دکھائے اور لوگوں کو سمجھائے کہ مذہب کے اختلاف کا فیصلہ تو آگے چل کر ہوگا مگر ماموریت اللہ سے شوخی و شرارت سے پیش آنے اور طعن دینے کی سزا یہی طاعون ہے اللہ ہمیں محفوظ رکھے اور ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو ہدایت نصیب کرے۔ (احمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

انجمن احمدیہ سیالکوٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الحکم نمبر ۱۶ جلد ۱۱ مورخہ ۱ مئی ۱۹۰۷ء میں منجانب نائب سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان الاحمدیہ صاحب کی خدمت میں ایک ضروری التماس کے عنوان سے ایک تحریر چھپی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ باوجود اعلان شائع کرنے کے کسی انجمن نے اپنے ضلع کی انجمنوں سے اطلاع نہیں دی۔ اور نہ ہی کسی انجمن نے قواعد بھیجے ہیں۔ میرا خیال تھا۔ کہ شہر سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ نے جو قواعد شائع کئے تھے۔ اُن کی ایک ایک کاپی ماسوا سکرٹری صاحب کے آپ کی خدمت میں اور نیز ایڈیٹر صاحب بدر کی خدمت میں ارسال کی گئی تھی۔ اُن قواعد میں بھی جملہ عہدہ داران کے نام اور باقی تمام ضروری حالات درج ہیں۔ اور جناب سکرٹری صاحب کے اعلان کا منشاء اُن سے کسی قدر پیدا ہو سکتا تھا۔ اگرچہ پورا علم جیسا کہ جناب سکرٹری صاحب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اُن سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قواعد شائع ہونے تک دیہات کی سب انجمنوں کی کارروائی تکمیل کو نہیں پہنچی ہوئی ہے۔ اب میں بحیثیت سکرٹری مفصلات ضلع سیالکوٹ (جناب سکرٹری صاحب کے منشاء کے مطابق بجائے فارن سکرٹری کے اب سکرٹری مفصلات نام رکھا گیا ہوا ہے)۔ جناب سکرٹری صاحب کے اطمینان کے لئے آپ کی خدمت میں مفصل حال عرض کرتا ہوں۔ آپ اس کو اخبار الحکم میں شائع فرماویں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۶ء کے ضمیمہ میں برائے تیاری فہرست افراد احمدی جماعت ایک اعلان شائع کیا تھا۔ مجھ کو اُسی وقت خیال پیدا ہو گیا۔ اور میں نے محض آپ کی اس مبارک تحریک پر ایک فہرست اُسی نمونہ کے مطابق تیار کرنی شروع کر دی۔ جیسا نمونہ آپ نے چھاپ کر بھیجا تھا۔ اگرچہ شہر کے بعض احباب نے اس وقت آپ کے ارسال کردہ نمونہ کی مخالفت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خاص شہر کی اب تک بھی فہرست تیار نہیں ہوئی ہے لیکن الحمد للہ کہ میں کل ضلع سیالکوٹ کے دیہات کی فہرست مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اُسی فہرست تیار کردہ سے ایک جنرل رجسٹر مفصلات ضلع سیالکوٹ تیار ہو گیا۔ جو کہ اب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے کام آتا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے مفصلات کا جنرل رجسٹر تکمیل و تیار کرنے میں انجمن احمدیہ سیالکوٹ خصوصاً بندہ آپکی تحریک کا سخت ممنون ہے۔ اب مفصل حال عرض کرتا ہوں۔

خاص شہر سیالکوٹ کی انجمن (انجمن احمدیہ سیالکوٹ) کے نام سے مشہور ہے۔ اس انجمن کے ماتحت پانچ تحصیلات ہیں۔ اور ہر ایک تحصیل میں ایک ایک علاقہ دار ہے۔ ہر ایک علاقہ دار کے اندر کئی کئی حلقہ دار ہیں۔ جن کی تعداد چوبیس ہے۔ اور ہر ایک حلقہ میں کئی کئی دیہات ہیں۔ جن کی تعداد ایک سو سے زاید ہے۔ ان سب باتوں کو آسانی سے سمجھنے کے لئے بندہ نے شجرہ تیار کیا ہے۔ یہ شجرہ آئندہ اشاعت میں درج کیا جاویگا۔

اس شجرہ میں دیہات کا نام اس لئے درج نہیں کیا گیا۔ کہ جناب سکرٹری صاحب کی غرض صرف حلقہ داران یا علاقہ داران سے جان پہچان کی ہے اس لئے اس شجرہ کو حلقہ داران تک ہی محدود رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع سیالکوٹ میں ایک صد سے زیادہ دیہات ہیں۔ جن میں احمدی احباب دو ہزار سے زاید رہتے ہیں۔ اور یہ تعداد خاص شہر اور مضافات شہر سیالکوٹ سے علیحدہ ہے۔ جنرل رجسٹر میں مفصل حالات درج ہیں۔ یہاں تک کہ جو احمدی الحکم خریدتا ہے اور جو بدر یا رسالہ میگزین یا دیگر رسالہ جات منگواتا ہے۔ اُن کا پتہ بھی رجسٹر مذکور سے مل جاتا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو پھر کسی موقعہ پر مفصل عرض کرونگا۔ اس مضمون میں ضرورت نہیں ہے۔

ہر ایک حلقہ دار کے پاس ایک ایک رجسٹر ہے۔ جس میں وہ ہر ایک قسم کا چندہ درج کرتا اور وصول کرتا ہے اور اُس رجسٹر میں اُسکے حلقہ کے تمام احمدیوں کے نام درج ہیں۔ بلکہ مرنے یا پیدا ہونے تک کے حالات درج کرنے پڑتے ہیں۔ جیسا کہ رجسٹر کی پیشانی سے ظاہر ہوتا ہے پیشانی یہ ہے

ہدایت نمبر ۳

جو مرید فوت ہو جاوے اُسکا نام سرخی سے کاٹ دیا جاوے اور خانہ کیفیت میں نوٹ درج کیا جاوے کہ فلاں تاریخ فلاں بیماری سے فوت ہوا

1 نمبر شمار رجسٹر
2 نام موضع
3 نمبر شمار موضع
4 نمبر شمار خاندان
5 نام مع ولدیت قومیت و پیشہ
6 عمر
7 لنگر
8 مدرسہ
9 میزان
10 رقم
11 تاریخ وصولی
12 رقم
13 تاریخ وصولی
14 [illegible]
15 لڑکا
16 لڑکی
17 ختنہ
18 لڑکا
19 لڑکی
20 کھال ولیمہ
21 کھال عقیقہ
22 صدقہ
23 زکوٰۃ
24 نذر نیاز وغیرہ
25 چندہ عید الفطر
26 صدقہ عید الفطر
27 چندہ عید الاضحیٰ
28 قیمت کھال قربانی عید الاضحیٰ
29 رسالہ میگزین
30 اخبار الحکم
31 اخبار بدر
32 رسالہ تشحیذ الاذہان
33 کیفیت

خیرات وغیرہ

خریداران اخبارات

اب اس بیشانی سے واضح ہو سکتا ہے کہ ہر قسم کا روپیہ جو دارالامان جاتا ہے وہ سب اس میں درج ہو کر جاتا ہے۔ جو غرض جناب سکرٹری صاحب کی اس اعلان کے شائع کرنے کی ہے۔ وہ ضلع سیال کوٹ کی سب انجمنوں سے علیحدہ علیحدہ پوری ہونی مشکل ہے۔ کیونکہ تمام سب انجمنیں انجمن احمدیہ سیال کوٹ کے ماتحت زیر نگرانی سکرٹری مفصلات کام کرتی ہیں۔ کوئی چندہ مقررہ یا غیر مقررہ یا اتفاقی خواہ کسی قسم کا ہو۔ کوئی سب انجمن براہ راست دارالامان نہیں بھیجتی۔ ہر ایک قسم کا چندہ مقررہ یا غیر مقررہ یہاں تک کہ صدقہ۔ زکوٰۃ۔ یتیم فنڈ۔ عید فنڈ۔ کھال قربانی۔ کھال ولیمہ۔ کھال عقیقہ بھی سب کا سب ہر ایک حلقہ دار سکرٹری مفصلات ضلع سیالکوٹ کے پاس بھیج دیتا ہے جہاں سے شہر کے چندہ کے ساتھ جمع ہو کر دارالامان بھیجا جاتا ہے۔

میں اب جناب سکرٹری صاحب کی خدمت میں ادب سے التماس کرتا ہوں کہ صاحب موصوف براہ راست کسی علاقہ دار یا حلقہ دار ضلع سیالکوٹ کے ساتھ کسی قسم کی خط و کتابت نہ کریں۔ تاکہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے مقرر کردہ انتظام میں فرق نہ آجاوے۔ جس قسم کے اتفاقی چندہ کی ضرورت پڑ جاوے۔ یا کوئی اشتہار یا جدید ہدایت جاری کرنی ہو۔ تو بدستور سابق جناب جنرل سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے نام بھیج دیں۔ جناب جنرل سکرٹری صاحب اول شہر کے احباب کو وہ حکم یا ہدایت یا اشتہار سُنا دیتے ہیں۔ بعدش سکرٹری مفصلات ضلع سیالکوٹ کو دیدیا جاتا ہے۔ سکرٹری مذکور اگر اشتہار ہے تو چھپوا کر ورنہ خود لکھکر یا لکھا کر (جیسی صورت ہو) تمام حلقہ داران کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دیتا ہے۔ اس طرح سے ضلع سیالکوٹ میں بفضل خدا کام خوب چل رہا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک بھائی محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے پاک امام کی رضا کے لئے دلی محبت اور خلوص دل سے کام کرتا ہے اس سے اُمید کامل ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ابد تک قائم رہے گا۔ اور یہ کام اسی طرح سے قیامت تک چلتا جاوے گا۔

الراقم

حضرت اقدس کی جوتیوں کا خادم
بندہ مولابخش بھٹی احمدی سکرٹری مفصلات ضلع سیالکوٹ

حقیقت نماز شایع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنیکے علاوہ حضرت اقدس کے دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے۔ اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے۔ یعنی مع محصول ڈاک عہ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم

حضرت حکیم الامۃ کی اجمالی خود نوشت سوانح عمری

۱۲۵۸ھ کے قریب یا ۱۲۵۹ھ یا سمت ۱۸۹۸ کے قریب میرا تولد کا زمانہ ہے۔ ابتدا میں مینے اپنی ماں کی گود میں قرآن پڑہا ہے۔ اور انہی کے پاس پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑہیں اور کسیقدر حصہ قرآن کا والد صاحب سے بھی پڑہا۔ مگر وہ عدیم الفرصت تھے پھر مجھے بسبب اون تعلقات کے جو ہم کو لاہور میں تھے اور وہ یہ تھے کہ ہمارا ایک مطبع قادری نام کابلی مل کی حویلی میں تہا۔ مجھے ۱۲۶۹ھ کے قریب لاہور میں آنا پڑا۔ یہاں آکر مجھے خنازیر کا مرض ہوا اور حکیم غلام دستگیر لاہوری ساکن سید مٹھا جن کا تعلق میرے بہائیوں سے بہت تہا اور میرے بہائی طب میں اون کے شاگرد بہی تہے میرا علاج کرتے تہے۔ اوس وقت اگرچہ علمی تعلیم کا محرک میرے دل میں پیدا ہوا مگر میرے بہائی صاحب نے مجھے منشی محمد قاسم کشمیری کے پاس فارسی کی تکمیل کے لئے سپرد کیا اونہوں نے مجھے بہت محنت کی اور بڑی مہربانی سے رزم اور بزم اور بہاری مضامین مجھے لکہ دیتے اور مجھ سے لکہواتے اور مرزا امام ویردی کے سپرد اس لئے کیا کہ میں خوش خطی سیکہوں۔ مگر مجھکو فارسی زبان سے کوئی دلچسپی پیدا نہ ہوئی۔ اور میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ایک بڑا وقت ایسی زبان کے سیکہنے میں خرچ کرنا پڑا جس کے ساتھ مجھے بلحاظ دین اور ضرورت سلطنت کچھ بھی دلچسپی نہ تھی۔ مگر اسمیں ہمارے بہائیوں کا بھی قصور نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اوس وقت کی موجودہ حالت کوئی جدید تحریک کا باعث بن ہی نہیں سکتی تھی۔ خوشخطی کے لئے الف۔ ب۔ ج۔ د۔ س کا لکہنا مہینوں سپرد تہا۔ اور چونکہ میرے دماغ کو ہاتہ سے کسب کرنے کی بناوٹ نہیں بخشی گئی تھی۔ میں اوس فن سے بہی کورا کا کورا رہا۔ رسایل طغرا کے عجیب و عجیب نکات اور امام ویردی صاحب کے بے نظیر قطعات اوس عمر میں میری دلچسپی کا باعث نہ تہے۔ مرزا امام ویردی صاحب مہر کنی کے کسب میں بھی کمال رکہتے تہے۔ مگر مجھے اوس سے بھی محروم رہنا پڑا۔ یہ میرے دونوں اوستاد شیعہ مذہب کے پابند تہے مگر ساختات سے ان دونوں بزرگوں کا تعلق کم تہا۔ مجھے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ شیعہ مذہب سے میں آگاہ ہو گیا۔ پس اس محنت کا اگر کوئی نتیجہ سمجھا جاوے تو صرف یہ تہا کہ میرے معلومات میں شیعہ مذہب کے جاننے کی ترقی ہوئی ہے اور اوس وقت حکیم الہ دین لاہوری رحمہ اللہ سے نیاز حاصل ہوا مگر فارسی اور خوشخطی کے شغل نے موقع نہ دیا کہ کوئی استفادہ حاصل کرتا۔ ۱۲۷۲ھ میں مجھے وطن واپس آنا پڑا۔ اور میاں حاجی شرف الدین قاری کے اوستاد مقرر کئے گئے مگر دلچسپی کے نہ ہونے نے یہ فائدہ پہونچایا کہ مجھے سبق یاد کرنے کی محنت سے بچا لیا اور میرے قویٰ خوب مضبوط رہے غالباً اوس وقت اگر کوئی محنت کا علم پڑہتا تو میرے دماغ کو تکلیف ہوتی اس لئے اس کا بھی شکریہ ہی کرتا ہوں۔

تہوڑے عرصہ کے بعد میرے بہائی سلطان احمد صاحب بہیرہ میں تشریف لائے اور انہوں نے باضابطہ عربی کی تعلیم دینی شروع کی۔ خدا ان کا بھلا کرے کہ انہوں نے مجھے صرف میر۔ پنج گنج۔ زنجانی اور تعلیلات کا گو مجھے ہمیشہ تہوڑا سا شوق رہا۔ بہت سادہ طور پر تعلیم شروع کی جو میرے لئے مفید اور دلچسپ ثابت ہوئی مینے بہت ہی جلد یہ رسایل پڑہ لئے اور جناب الٰہی کے انعامات میں سے یہ بات تہی کہ ایک شخص غدر میں کلکتہ کے تاجر کتب جو مجاہدین کے پاس اس زمانہ میں روپیہ لیجایا کرتے تہے ہمارے مکان میں اوترے اونہوں نے ترجمہ قرآن کیطرف یا یہ کہنا چاہئے کہ اوس گراں بہا جواہرات کی کان کیطرف مجھے متوجہ کیا جس سے باعث میں اس بڑہاپے میں نہایت شادمانہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ وذالک فضل اللہ علینا وعلی الناس واکثر الناس لایعلمون۔

یہ تو نہیں کلکتہ کے تاجر سے فائدہ ہوا پہر ایک بمبئی سے تاجر آیا۔ جس نے ہم کو تقویۃ الایمان اور مشارق الانوار کی سپارش کی۔ کہ میں اوسے پڑہوں۔ اردو زبان مجھے نہایت پسند تہی اور میری دلگی کا موجب۔ اس لئے مینے ان دونوں تراجم کو خوب پڑہا اور تہوڑے دنوں کے بعد لاہور آگیا۔ عربی تو پڑہتا ہی تہا۔ حکیم الہ دین صاحب لاہوری مقیم گمٹی بازار میرے اوستاد مقرر ہوئے اور وہ مجھے موجز پڑہاتے تہے۔ عربی عبارت نہایت ہی صحیح پڑہاتا اور تلفظ میں بڑی احتیاط کرنا یہ اون کو ہمیشہ مدنظر تہا۔ لیکن وہاں کی چند روزہ اقامت نے اس دلچسپ علم کے درس سے محروم کر دیا۔ اور میں بہیرہ آگیا۔ اور یہاں سے ایک خاص تقریب کے باعث مجھے راولپنڈی جانا پڑا۔ اور نارمل سکول کی تعلیم میرے ذمہ لگائی گئی غالباً یہ ۱۲۷۵ھ کا ذکر ہے۔ میری عمر اوسوقت ۱۷ برس کے قریب قریب ہو چکی تہی۔ منشی قاسم علی صاحب کی تعلیم کی قدر اوس وقت معلوم ہوئی کیونکہ نارمل اسکول میں سے نثر ظہوری اور ابوالفضل کے پڑہنے میں میں مدرسہ میں طلبا کا سرتاج تہا۔ مولوی سکندر علی نام ہیڈ ماسٹر مجھپر اتنے خوش ہوئے کہ میری حاضری کو بھی معاف کر دیا اس غیر حاضری میں مجھے یہ فائدہ ہوا کہ حساب اور جغرافیہ کے پڑہنے میں مینے ایک آدمی کو ملازم رکھ لیا اور بجائے اوس ذہاب و ایاب کے جو مدرسہ کے جانے میں ہوتا تہا میرا وقت اقلیدس اور حساب اور جغرافیہ میں صرف ہو جاتا تہا کیونکہ نارمل سکول ہمارے مکان سے دو تین میل پر تہا۔ تقسیم کسور مرکب کے لئے مینے شیخ غلام نبی صاحب نام ہیڈ ماسٹر لون میانی کو مشکل دار بنایا۔ اور وہی مینے سب سے پہلی سیکہنی چاہی۔ اس کا سیکہنا تہا کہ سارے مبادی الحساب ہر قسم حصہ کے پڑہانے میں آخر ہم شیخ صاحب کے اوستاد ہی ہو گئے۔ پوکلڈس کے لئے منشی نہال چند ساکن ضلع شاہ پور کو منتخب کیا اونہوں نے مجھے نہایت محبت سے پہلے مقالہ کی چند شکلیں پڑہائیں پہر بمحض خدا کے فضل سے سارے تعلیمی حصہ کو خود بخود پڑہنے کا فہم پیدا ہو گیا اور میں ایک امتحان میں جسکو تحصیل امتحان کہتے تہے ایسا کامیاب ہوا کہ پنڈ دادنخاں کا ہیڈ ماسٹر ہو گیا منشی قاسم صاحب کی تعلیم اوس وقت مجھے بڑی مفید ہوئی کیونکہ پنڈ دادنخاں میں فارسی مدرس میری مخالفت کے لئے اپنے شاگردوں کو امتحاناً بہیجا کرتے تہے۔ اور وہ فارسی کی معمولی باتوں کو نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکہکر مجھسے پوچہتے تہے۔ اور میں خوش ہوتا تہا۔ عربی کی تعلیم میرے بہائی صاحب نے میری ہیڈ ماسٹری کے وقت پہر شروع کرا دی اور میں الفیہ اور منطق کے رسایل اور شرح عقاید وہاں بھی پڑہ چکا تہا۔ لیکن آخر چار برس کے بعد وہ نوکری کا تعلق خدا کے محض فضل سے ٹوٹا اور میرے والد صاحب نے مجھے تعلیم عربی کی تکمیل کے لئے تاکید فرمائی۔ مولوی احمد الدین صاحب رحمہ اللہ جو مشہور بگے والے قاضی صاحب تہے۔ میرے اوستاد ہوئے اور وہ میرے بہائیوں کے بھی اوستاد رہے تہے۔ مگر اون کو جامع مسجد کے بنانے کی ایسی فکر

لگی ہوئی تھی کہ ایک جگہ ٹھہرنا اون کے لئے محال تھا۔ ایک سال میں انکی ہمراہ سفر اور حضر میں رہا اور عربی زبان کی معمولی درسی کتابیں نہایت تکلیف سے پڑہیں۔ اور تنگ آکر بھائی مولوی سلطان احمد صاحب سے کہا تو وہ مجھے لاہور میں لائے۔ اور حکیم محمد بخش اور چند اور اساتذہ کے سپرد کرکے بھیرہ تشریف لے گئے۔ یہاں اب ہمارا مطبع کا تعلق کوئی نہ تھا۔ بھائی صاحب کے جاتے ہی میں ایک طالبعلم کی ترغیب سے ہندوستان کو چلا گیا۔ اور بمقام رامپور روہیلکھنڈ پڑھنا اختیار کیا۔ یہاں مجھے بہت ہی عیش وآرام تھا اور ایک شخص حافظ عبدالحق پنجابی تاجر مجھ پر بڑے مہربان تھے۔ لیکن مصیبت یہ پڑی کہ میرا سبق رات کو بارہ بجے بہت دور ایک مقام پر ہوتا تھا۔ اون شب بیداریوں نے مجھے بیمار کر دیا۔ اور مجھے سہر کا مرض لاحق حال ہو گیا جس سے میں بہت ہی تنگ ہو گیا۔ میں نے وہاں تحقیقات کی کہ آجکل ہندوستان میں بڑا عالم طبیب کون ہے تو اوس محدود جماعت میں سوائے حکیم علی حسین لکھنوی کے کسی کا نام نہ سنا۔ مگر سب نے یہی کہا کہ اون کے ہاتھ میں شفا نہیں۔ اور مجھے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ اون کے پاس مسلول اور مدقوق مجذوم اور ذیابیطس کے گرفتار ہی اکثر پہونچتے ہیں۔ سو ایسے بیماروں میں کامیابی کی کمی اون کے نقص کا موجب نہیں۔ بیماری نے تولاچار ہی کر رکھا تھا مگر میں رامپور سے مرادآباد چلا گیا اور وہاں ایک خدا کا بندہ عبدالرشید نام ساکن بنارس مجھے ایک اسمٰعیل نام پنجابی نوجوان تاجر کے ذریعہ ملا جس نے میری خدمت والدین کے قریب قریب کی اور مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں اچھا ہو گیا۔ صحت کے بعد میں نے لکھنؤ کا قصد کیا میرے مکرم دوست عبدالرحمن خاں مالک مطبع نظامی میرے بھائی کے دوست تھے اون کے پاس [illegible] اور انہوں نے حکیم صاحب کی بہت تعریف کی اور دوسرے [illegible] میں سوار کرکے لکھنؤ روانہ کیا۔ یکی ٹرک اور گرمی کا موسم اور [illegible] نے مجھے خاک آلودہ کر دیا تھا کہ میں لکھنؤ پہونچا۔ جہاں وہ گاڑی ٹھہری اترتے ہی میں نے حکیم جی کا پتہ پوچھا۔ خدا کی عجائبات ہیں کہ جہاں گاڑی ٹھہری تھی اوس کے سامنے ہی حکیم جی کا مکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے۔ لل کرے اولیاں رب کرے سولیاں۔ میں اوسی وحشیانہ حالت میں مکان میں گہسا ایک بڑا ہال نظر آیا۔ اور اسمیں ایک فرشتہ خصلت دلربا حسین سفید ریش نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدیلے پر چارزانو بیٹھا ہوا پیچھے اوس کے ایک نہایت نفیس تکیہ اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تکیہ اور سامنے پاندان اور اگالدان۔ خاصدان۔ قلم اور دوات کاغذ دہرے ہوئے ہیں۔ اور ہال کے کنارہ کنارہ جیسا کوئی التحیات میں بیٹھتا ہے بڑے خوشنما قرینہ سے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اور نہایت براق چاندنی کا فرش اوس ہال میں تھا در و دیوار میں دیکھکر حیران سا رہ گیا۔ کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہرحال اوس کے مشرقی دروازہ سے میں نے اپنا بستہ اوس دروازہ ہی میں رکھکر حضرت حکیم صاحب کیطرف جانیکا قصد کیا تمام گرد آلود پاؤں جب اس چاندنی پر پڑے تو اوس نقش ونگار سے میں خود ہی محجوب ہو گیا۔ اور حکیم صاحب تک بے تکلف جا پہونچا۔ اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے السلام علیکم کہا۔ جو لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ حکیم جی نے وعلیکم السلام زور سے یا ویسے کہا ہو مگر میرے ہاتھ بڑہانا سے انہوں نے ضرور ہی ہاتھ بڑہایا اور خاکسار کے خاک آلود

ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آلودہ کئے۔ اور میں دوزانو بیٹھ گیا۔ یہ ہمارا دوزانو بیٹھنا ہی اوس چاندنی کے لئے جس عجیب نظارہ کا موجب ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا اوس وقت مجھے مخاطب کرکے کہا کہ آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قائل ہو چکا تھا مگر خدا شر برانگیزد کہ خیر ما در آن باشد میں نے نیم گناہ سے اپنے جوانی کے ترنگ میں اوس کو یہ جواب دیا کہ یہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم بے تکلف آواز وادی غیر ذی زرع کے امی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔ فداہ ابی وامی۔ اس میرے کہنے کی آواز نے بجلی کا کام دیا۔ اور حکیم صاحب پر وجد طاری ہوا اور وجد کی حالت میں اوس امیر کو کہا کہ آپ تو بادشاہ کی مجلس میں رہے ہیں کبھی ایسی رنگ اپنے بادشاہی ہے۔ اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھے کہا کہ آپ کا کیا کام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں پڑہنے کے لئے آیا ہوں۔ اسپر آپ نے فرمایا اب میں بہت بوڑہا ہو گیا ہوں اور پڑہانے سے مجھے ایک انقباض ہے میں خود تو تمہیں پڑہا سکتا۔ میں نے تو قسم کھالی ہے کہ اب تمہیں پڑہاؤں گا۔ میری طبیعت اون دنوں میں بہت جوشیلی تھی۔ اور شاید سہر کا بقیہ بھی ہو۔ اور حق تو یہ ہے کہ خدا کے ہی کام ہوتے ہیں۔ منشی قاسم صاحب کی فارسی تو ہم نے یہ تحریک کی کہ میں نے جوش بھرے اور درشت آواز سے کہا کہ شیرازی شاعر نے بہت ہی غلط کہا جو کہا۔ شکستن دل جہل است۔ وکفارہ یمین سہل۔ اسپر اون کو دوبارہ وجد ہوا اور چشم پر آب ہو گئے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا مولوی نورکریم حکیم ہے اور بہت لائق ہے میں آپ کو اون کے سپرد کر دوں گا اور وہ آپ کو اچھی طرح پڑہائیں گے جسپر میں نے عرض کیا کہ ملک خدا تنگ نیست و پائے درویش لنگ نیست۔ تب آپ کو تیسری دفعہ وجد ہوا۔ اور فرمایا ہم نے قسم کو توڑ دیا۔ اس کے بعد حکیم صاحب تو گھر کو تشریف لیگئے اور وہ لوگ جو مختلف اغراض اور بیماروں کے لئے آئے تھے اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں نے بھی تنہائی کو غنیمت سمجھکر۔ اپنا بوریا بدھنا سمیٹا لادا اور اس مکان سے باہر نکلا میرے بھائی صاحب کے دوست علی بخش خاں مرحوم مطبع علوی لکھنؤ کے مالک تھے میں اون کے مکان پر پہونچا۔ وہاں میں نے بڑا آرام پایا۔ اور غسل کیا کپڑے بدلے۔ خاں صاحب نے ایک انار کا لطیف پیڑ دکھلایا جو اون کے مطبع والے مکان میں تھا اور فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی کی یادگار ہے۔ وہاں آرام پاکر میں مختلف علماء کو جو لکھنؤ میں تھے ملا۔ اور عجیب عجیب باتیں سننے میں آئیں۔ اون کا موقع بیان یہ حصہ نہیں جس کو میں نے آپ کی خاطر لکھا ہے۔

آخر علی بخش خاں نے مجھے ایک مکان دیا اور وہاں کھانیکا انتظام مجھے خود کرنا پڑا۔ جیسے میں کہہ چکا ہوں حرفہ کے لئے میرے دماغ میں کوئی بناوٹ نہیں ہم اپنی روٹی پکانے کے لئے ایک منقل سے کام لینے لگے۔ چولہے میں آگ جلائی۔ توا رکھا اور روٹی گول بنانے کیلئے ترکیب سوجھی کہ آٹے کو بہت نرم گھول دیا اور ایک برتن کے ذریعہ وس گرم توے پر ڈالا گیا اور خشکہ کے خوبصورت دائرہ کیطرح آنکلا مگر جب اس کا نصف حصہ پک گیا تو اوٹھانیکی فضول کوششیں کیں اور ان کوششوں [illegible] روٹی اوپر تک پکی نہیں تھی [illegible] توا اوتار کر آگ کے سامنے رکھوا [illegible] جب عمدہ طور پر پک گیا [illegible] توے سے اوتارنے کی ٹہیری [illegible] سے ہی اوترنے سے اوس نے انکار کیا۔ اور مجھے دعا کی توفیق ملی اور میں اوس [illegible]

کلکتہ کے اطبا کیا کہتے ہیں

جبکہ ایک بات ہم خود ثابت کر سکتے ہیں اور ہمارے کان اس بات کو سنتے ہیں اور ہمارے دوست اُس بات کو ثابت کرتے ہیں تو اس سے زیادہ معتبر شہادت کونسی ہوگی۔ یہ بات بمبئی کے لوگ کیا کہتے ہیں یا کلکتہ کے باشندے کیا خیال کرتے ہیں وہ نہیں ہے بلکہ یہ تو کلکتہ کے لوگ جو کچھ جانتے ہیں وہ ہے۔ کیا آپ اپنے ہمسایہ کی بات پر یقین نہ کریں گے۔ یہ تحریر جو ڈاکٹر ... ایل۔ ایم۔ ایس (ریس) اینڈ کمپنی عطاران ۲-۳-۴ کورٹ ... اسٹریٹ کے شفاخانہ کے طبیب اکیہ ہے پڑھیے۔ وہ لکھتے ہیں میں نے ڈوان کی وردلیپنٹ اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلیس) گردوں کے مرضوں میں اور خاص کر پتھری میں دی ہیں اور مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ مشہور بات ہے کہ پتھری کی مثل ودسرے پیشاب کے مرضوں دردلپشت اور وجع مفاصل کے گردوں کے خراب اور کمزور ہو جانے سے ہوتی ہے۔ ڈوون کی وردلپشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلیس) الشر نباتاتی اجزا سے بنائی گئی ہیں اور وہ اچھائیاں اس ... گئی ہیں کہ وہ گردوں کی بیماریوں کو جلد اور پوری طرح سے دور کرتی ہیں۔ کیسا ہی نازک مزاج شخص ان گولیوں کو کامل یقین سے لے سکتا ہے کہ وہ جلد اور ہمیشہ کیلئے شفا بغیر کسی قسم ... آپ ... پہنچا کر نیکی بخشتے ہیں۔ تمام دوافروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوون کی اور یہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۴ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی ... بارہ شیشیوں کے ... اگر آپ اپنے حکم کے ساتھ اس اشتہار کو منسلک کر ... یہ چھپا ہوا بھیجو گے تو آپ کے حکم کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایل ... کی جائیگی۔

ایک لاکھ سرٹیفکیٹ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی سرشیشی کی مہر آفتاب کا ٹریڈمارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہئے

(ہر درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(رجسٹرڈ نور)

بینائی زیادہ کرتا۔ اور ہر لگاؤ اور آنکھیں صاف، ہو گیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جسنے نزول آب ... تک میں فائدہ دکھایا ہے اور باقی امراض جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ سبل۔ پانی۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند۔ ابتدائی سرخی۔ ناخنہ۔ وغیرہ چند ہی دنوں کے بعد استعمال سے کھویا جاتا ہے۔ سیکڑوں سرٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں۔ ... بھرنے زیادہ کو کافی ہے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ملک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہوں گے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔

سرمہ نور خاص فی تولہ ۱۲ عہ۔ سرمہ سیاہ پتھری فی تولہ ۸ر

معذرتی لنگی شروع چیت بنگم اب تک ... پالا بن بوش ... وضع ایسی کہ کشمیری معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ چارروٹی پر ... کو شک لحاف کے واسطے ... پائیدار خوبصورت کپڑا ہے فی تھان لنگی ... دیگر عرض اگر قیمت صرف علم از بالیشانات و ... وی پی منگانے میں جابنین کا اطمینان حصول بازار ... رجسٹر ... خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے۔

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ

احتیاط سے علاج بہتر ہے

ایک قوی الجثہ شخص کو طاعون چیچک ہیضہ یا امراض جلد سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بیماریاں ہمیشہ کمزوروں یا اُن لوگوں پر حملہ کرتی ہے جو کہ ضعف سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔



اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو قوی اور مضبوط بنا کر ان امراض کا ... کرتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔ فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ہمیشہ اس نشان کا ماہی گیر کا املشن تو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

آج کل دنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمان مرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملیگی کہیں زلازل ہیں تو کہیں ثلج واولے وطوفان۔ وہ طاعون کہ جو یہودیوں پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی جس نے ہندوستان وپنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اسکا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" میں غور وخوض کریں اور ان آفات سے بچنے کے لئے توبہ واستغفار کو اپنا حرز بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد وصدی چہاردہم کا الہام اسم اعظم ہے کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری تریاق طاعون معروف روغن نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس کی یہ عجیب وغریب تاثیر تجربہ کی گئی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور حفظ ماتقدم اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں اور گلٹی ہونے پر بدن پر مالش کیجائے تو فوراً آمیز درد وبخار کا فور اور سام وگلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت وسرور حاصل ہوگا۔ جو پڑیں گو دوا کھاتے [illegible] گذرتی ہے اگر انکے بدن پر بھی مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے بار ہا کا مجرب ہے علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible] تیل واقع بلغمی [illegible]

[illegible] یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون [illegible] منبلائے طاعون [illegible] یہ تیل اس غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن [illegible] احتمال ہو اسکو [illegible] قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ یہ دونوں روغن [illegible] نوری شفاخانہ موگل ضلع لاہور سے [illegible] طلب کریں۔

نوٹ۔ [illegible] نوری شفاخانہ موگل میں بھیجیں۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی وطراری بعض بعضوں کی آہ وزاری آجکل عجیب دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزمائیے پھر منگائیے [illegible] ہمیں کچھ بھی دعویٰ نہیں [illegible] سے متعلق ان دونوں [illegible] وجہ سے علاوہ [illegible] ضعف کی شکایت کی ہے ہیں امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے [illegible] حسب ملیا [illegible] امراض متعلقہ توالید تناسل انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے [illegible] شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جو ابرت سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر بذریعہ طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلاء طلسمی — پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور بعض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارا اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ۔

سرمہ سلیمانی — آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرتا اور بصارت بڑھاتا ہے قیمت ایک تولہ ۸ر

سنون فندان — دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بناتا ہے سنون کا کام فی بکس ہے۔

المشتہر حکیم محمد حسین خلف حکیم [illegible] مالک کارخانہ احمدیہ مطب [illegible] ضلع دہلی

برادران ملک

کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا خواہشمند تھا۔ شکر صد شکر کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ خضاب تیل ہے۔ جو ڈاڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھنورے کی طرح کالا۔ ملائم اور چمکدار بناتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ قیمت فی بکس صرف عہ روپیہ ہے محصول بذمہ خریدار ؂

المشتہر

حضرت مولنا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ

ہمدانی محلہ عطار گلی۔ پوسٹ ماٹدوی۔ بمبئی

سامان ورزش کی رعایتی فہرست



کرکٹ بیٹ۔ سید ہیور ریشے دار کشمیر کی لکڑی کا ہینڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار قیمت ۵ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ۔ سید ہیور ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کے کین ہینڈل [illegible] کے میچ کیلئے نہایت عمدہ ہیں۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ آل کین۔ لکڑی جدید مضبوط اور پائیدار پریکٹس کیلئے [illegible] کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کیلئے [illegible]

بچوں کے کرکٹ سٹ { ۱۲۔۱۳ ابرس کی عمر کے لئے اسکول سٹ ایک سٹ ڈبکس ایک بال لکڑی کا بکس فی سٹ

ر ر ر ۱۰ا سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار [illegible]

ر ر ر

بچوں کے لئے فٹ بال [illegible] بلیڈر

ر ر

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

ر ر ٹانگوں کے بچاؤ

ر ر پیڈگلس

کرکٹ لیس ر ر ر

المشتہر نظام الدین مستری احمدی نہر سیالکوٹ

سارٹیفکٹ { السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے عمدہ قابل تعریف پایا۔ میری خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم تو [illegible] الاشتہار کا مصداق پایا ہوں۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا